

نفس کے ستارے عجیب

جس میں

علم سرود ہے کے ذریعے سائنس (سُروں) کی نفاذ کے مطابق ہستی

امراض کا علاج بتلایا گیا ہے اور مستقبل پر احکام لگائے گئے ہیں

مولفہ

مصور درد مولوی عبد الباقی اٹھی

اہتمام کیسٹریٹس سسٹم سپرنٹنڈنٹ

نوکھڑ پرچہ پینتھون پیکر شایع ہوئی

مقدمہ

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

فہرست مضامین

مقدمہ	۲	سال کی اچھائی برائی کا ماحال معلوم کرنا	۳۰
علم انفاس کی عدم اشاعت	۱۱	جوابات مولود بقدریہ سانس	۳۴
سر اشاعت	۱۲	غالب مغلوب کے تعلق	۳۶
آغاز مقاصد	۱۵	جوابات	۱۷
علامات	۱۷	بھاگے ہوئے کے حقیقی	۵۰
قاعدہ بحساب ساعات	۳۰	جوابات	۵۰
عناصر کے رنگوں کی پہچان	۳۱	اسرار ولی کے جوابات	۵۲
سانسوں کے بدلنے کا طریقہ	۳۳	شفا و عدم شفا کا علم	۵۳
تندرستی اور بیماری کے متعلق احکام	۳۵	سانس کے ذریعہ سے	۵۸
سانس کے ذریعہ ازالہ مرض	۳۷	عل حب	۵۸
		جو گیوں کے بیض اعمال	۵۳
		شگون	۵۳

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

شریعت اسلام کے نقطہ نظر سے ہر ایسے ایسے علم پر جس میں غیب وانی کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے ایک مسلم کا یہ عقیدہ رکھنا کہ الغیب عندہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے چنانچہ اس حیثیت سے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وَعِنْدَكَ مَقَالِیْخُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ اور اس میں کسی شیخ شریعت محمدی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے مگر اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انسان لطافتِ سرمدی میں سے ایک لطیفہ ہے۔ برتر سے برتر اور بہتر سے بہتر صفت اس میں موجود ہے۔ ملکوتیت تک کے درج کے طے کرنے کا اس کو اہل بنایا گیا اہل اسی بنا پر حکمائے قدیم نے انسان کو عالم کبیر سے مشابہ کر کے بتایا ہے کہ وہ سب عجائب و غرائب جو عالم کبیر میں پائے جاتے ہیں انسان بذاتِ خود ان سب کا مجموعہ ہے۔ اس نسخہ جامعہ میں وہ سب چیزیں پائی جاتی ہیں جو عالم علوی میں ہیں۔ مثلاً عالم کبیر کو تین تقاسم پر تقسیم کیا ہے۔ اول عالم عناصر جس سے عالم سفلی مراد لیتے ہیں دوسرے عالم افلاک یہی عالمی ہے۔ تیسرے وہ عالم جو عالم افلاک سے علاحدہ ہے جس سے مجردات عقول وغیرہ مراد ہیں۔ یہی صورت سے انسان کو دیکھئے اس میں بھی بجائے تین عالموں کے یہ تین چیزیں موجود ہیں۔ سر، قلب، معدہ۔ معدہ میں غذا مضغ ہو کر

خدا ہی کے پاس غیب کر گئی ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا اس آسمی کو علم ہے۔

ہے۔ اگر آج کوئی اسکی دلیل طلب کرے تو یقینی وہ دیوانہ ہے البتہ یہ لمگی سچاتی ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اسکے لئے یہی جواب کافی ہے کہ عالم اجسام میں ایک کثیف نہیں بلکہ لاکھوں ایسی چیزیں ہیں جن کے خواص و فوائد مسلم ہیں مگر کوئی کثیف سے بڑا ذی فہم بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ہر ایک کو تسلیم خم کرنا پڑتا ہے اور کچھ کہتے کہتے نہیں بن پڑتا۔ بہت سی چیزوں میں تو پہلے ہی سے کلا آدھری کی صدا سے بچا رنگی بلند کرنی پڑتی ہے اور بہت سی چیزوں میں دو چار دلائل قائم کرنے کے بعد مجبوراً لاعلمی کی طرف پھرن پڑتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ زہر بار ڈالتا ہے مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ کیوں ایسا ہوتا ہے تو اول میں دو چار جواب دیے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض زہروں کے اجزاء ایسے ہیں کہ وہ اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزی کو فنا کر دیتے ہیں۔ مگر جب پوچھا جاتا ہے کہ آخر برودت کا یہ فعل کیوں ہے تو خاموشی کے سوا جواب نہیں سب سے آخری جواب لاعلمی کا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کا علم ہمیشہ نامکمل رہتا ہے اور وہ طلب علم میں ہمیشہ آگے بڑھنے کا ضرورت مند ٹھہرتا ہے۔

بہت سی دوائیں ایسی ہیں جو کسی مرض کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ ان میں ظاہر کوئی جز ایسا نہیں ہے جس کے متعلق کہا جاسکے کہ وہ اس مرض کے لئے مفید ہے مگر ان کا قائمہ معائنہ و مشاہدہ سے اتنا مسلم ہو چکا ہے کہ اب چون چرائی گنگناش ہے اور نہ تحقیق کی ضرورت ہے اسی لئے

سے میں نہیں جانتا۔

علم النفس ان کو بالخاصہ قرار دیا گیا ہے اور خاموشی اختیار کر لی گئی ہے۔ نہ صرف وائیں بلکہ ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن پر کسی سبب کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا اور اس میں خلاف عقل خواص موجود ہیں۔ مشاہدہ اور معائنہ ان کے لئے دلیل کافی ہے۔ بالکل یہی حالت علم النفس کی ہے۔

(۲) انسان کو جن عناصر چار گانہ یا پچگانہ سے مرکب بتایا جاتا ہے انھیں عناصر سے سانس کو بھی شعلق ہونا چاہیے۔ چنانچہ تجربہ کاروں نے اسکو ہر عنصر سے متعلق کیا ہے۔ ہر عنصر ایک ستارہ سے متعلق ہے۔ لہذا نتیجہ نکلا کہ سانس ستاروں سے متعلق ہے۔ ہر ستارہ ایک فعل رکھتا ہے۔ اسی لئے سانس سے یہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس صورت میں شعلق تعجب کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

(۳) حیات انسانی کا دار و مدار سانس پر ہے۔ روانی نفس کا نام زندگی اور اس کے بند ہونے کا نام موت ہے۔ پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ چیز جس پر انحصار زلیست و مرگ ہے وہ بجائے خود ایک عجیب و غریب شے کیوں نہ ہو۔ یہ اور بات ہے کہ ہماری ہی ناقص و نامکمل عقل اس غصہ کو نہ سلجھا سکے کہ اس میں کیا کیا خواص موجود ہیں۔ مگر جتنا تک تجربات نے راہ بتائی ہے وہاں تک نہ جانا، کفران نعمت سے کم نہیں۔

(۴) دنیا کی پیدا ہوئی کیونکر پیدا ہوئی اسکو وہی حضرات بیان کریں گے جو تاریخی نقطہ نظر سے ہستی عالم پر نگاہ دوڑائیں گے۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا جب پیدا ہوئی اس میں حرکت تھی کیونکہ اصل اصول

تمام اشارات و اشارات کا حرکت پر انحصار ہے۔ بغیر حرکت کے نہ کوئی شے ظاہر ہوتی ہے نہ کسی شے سے کوئی شے وجود میں آتی ہے۔ سائنس بھی ایک حرکت ہے جو حالات بہتی ہیں ایک تیسرے پیدا کرتا ہے۔ سائنس کی حرکت ایک طرح نہیں اس میں تعدد و تلوٹن ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ واقعات زندگی میں تیسرے پیدا نہ ہو۔ دریا کا توجہ کبھی ٹہرے جہازوں کو ڈبو دیتا اور کبھی کنارے پر سختی سیپیوں کے ڈھیر لگا کر موتی ڈھونڈھنے والوں کے دامن اُمید کو بھردیتا ہے۔ کبھی ایک ڈوبی ہوئی چیز کو سطح آب پر لے آتا ہے اور کبھی سطح آب پر ترسنے والی چیز کو تہ میں لیجاتا ہے۔ ہوا کے تند جھونکے کبھی کبھی مضبوط عمارتوں کو گرادیتے ہیں اور کبھی وہی بند کلیوں کو کھلا دیتے ہیں کہیں کشتیوں کو کنارے لگا لے ہیں اور کہیں گردانی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ پھر وہ توجہ انفاس جس سے ہماری کشتی زندگانی بہتی چلی جاتی ہے۔ اگر منظر عجائب اور منظر غرائب ہو تو اس میں توجہ کا مقام کیا ہے۔ اور ہے تو کیوں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ علم ایک خاص فرقہ میں محدود رہا۔ مگر اس کا محدود ہونا اسکی بنائے عظمت کو منہدم کرنے والا کیوں ہو جو مختصر مجموعہ پیش کیا جاتا ہے اس میں مختلف اقوال ٹیسکتے۔ مگر کسی شے میں اختلاف اُس کو ضعیف نہیں کرتا۔ (۱) بہت سی منزلیں ایسی ہیں جن کی راہیں مختلف ہیں۔ چپنے واسے جلد یادیر منزل کو پہنچتے ہیں مگر پہنچتے ہیں۔ (۲) ایک ہی دود اس کے مختلف تجربے ہوتے ہیں۔ کسی کو کسی صورت میں خاکہ پہنچتا ہے کسی کو کسی صورت سے مگر خاکہ ضرور پہنچتا ہے۔ ترکیبیں مختلف

علم الانفاس ہوتی ہیں۔ مگر وہ ایک ہی ہوتی ہے۔

علم نفس مخصوص طریقہ سے فرقہ ہندو میں رہا ہے۔ وہ بھی جوگیوں اور گیانیوں میں۔ وہاں اسکے آخری مراتب اور درجوں سے کام لیا جاتا رہا ہے ابتدائی مراحل جو دنیا داروں کے کام آسکتے ہیں بالکل چھوڑ دیے گئے۔ مگر ہم نے مراتب پہلے وہ آسان طریقے جو سب کے کارآمد ہو سکتے ہیں بیان کئے ہیں۔ بعدہ چند وہ قواعد جو لوگ کے متعلق ہیں لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہیں تارک الدنیا اور دنیا دار سب کر سکتے ہیں۔ البتہ احتیاط شرط ہے۔ چونکہ جوگ کی نہیں متعدد ہیں اور ہم کو اسکے تعدد وغیرہ سے کوئی کام نہ تھا، مقصد اصلی ہی پیش نظر تھا۔ اسلئے جوگ کے متعلق مختصراً عملیات کو ایک جگہ کر دیا ہے۔ اس کیجائی سے اصل عمل کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا نہ اسکے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اسکو اسکی جگہ سے علیحدہ کر دیا گیا۔ جب قدر اعمال لکھے ہیں ان کے مختلف نام ہیں۔ مگر ہم نے ان کو فضول سمجھ کر حذف کر دیا اور صرف طریقہ عمل پر انحصار کیا ہے بہت سے عملیات ایسے ہیں جو خود ہمارے تجربہ میں آئے ہیں اور ان میں ہم نے کوئی فرق نہیں پایا۔ انکو نہایت صاف الفاظ میں اسی طریقہ سے درج کر دیا ہے۔

اگرچہ اس علم خاص کی کتابیں نہایت دشواری سے ملتی ہیں مگر پھر بھی نہایت کوشش کے ساتھ مندرجہ ذیل فراہم ہو سکی ہیں اور ان سب سے اس مختصر مجموعہ میں مدد ملی گئی ہے۔

۹
علم انقاس
سرالاسرار [یہ مختلف ویدوں کا ترجمہ ہے جسے داراشکوہ نے معتبر اور
نہایت زبردست علمائے سنسکرت سے درج کر لیا۔ میں بنارس
میں لکھا تھا ہمارے پاس یہ نسخہ قلمی تھا۔ ممکن ہے کہ کسی دوسری جگہ
چھپا ہو مگر ہمارے خیال اور تحقیق کی بوجہ یہ ہنوز غیر مطبوع ہے۔
رسالہ دم قدم [یہ ایک پھوٹا سا مختصر رسالہ علم نفس کے بیان میں ہے۔
جس میں نہ مصنف کا نام ہے نہ سند تحریر ہے۔ نہایت قدیم ہے۔
فارسی زبان میں لکھا ہے قلمی اور یقینی غیر مطبوعہ ہے۔

مخلص داراشکوہی [یہ بھی فارسی کا ایک قلمی رسالہ ہے۔ اول میں
علم سرشستر کے متعلق چند صفحات ہیں آخر میں شگون کے متعلق سکونی
سکھدیوی سے انتخاب یا نقل کر کے کچھ اوراق لکھے ہیں یہ رسالہ
ناممک ہے۔

کتاب شتی درشن [اس کتاب کا کوئی نام نہیں لکھا صرف ایک
جگہ بطریق تذکرہ مصنف کا نام لکھا ہے سند تحریر کا کوئی پتہ نہیں چلتا مگر
بظاہر نہایت قدیم معلوم ہوتا ہے بہت سے احکام علم نفس کے متعلق اور
بہت سے اعمال جوگ اس میں مندرج ہیں۔ قلمی زبان فارسی ہے۔
مرآۃ الخیال شیرخاں افغان [دراصل یہ ایک تذکرہ شعرائے فارسی
ہے، جو آب سے سو برس پہلے کلکتہ میں طبع ہوا تھا مگر مصنف نے
اس میں متعدد اور متفرق علوم و فنون کا جا بجا تذکرہ کیا ہے، انھیں میں
علم نفس بھی ہے جبکہ ایک مختصر جامع تذکرہ اس میں موجود ہے۔

۱۰
علم انقاس
امین اکبری [ابوالفضل وزیر شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کی مشہور
و معروف تصنیف ہے اس میں اہل ہند کے علوم کا جہاں ذکر کیا ہے
وہیں سرشستر کے نام سے بھی ایک عنوان قائم کر کے ایک جمل اور
جامع بیان اس علم کا دیا گیا ہے۔ مطبوعہ ہے۔

گیان سرودھ [یہ ہندی کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو بھاشا
زبان میں اسی علم کے متعلق لکھی گئی ہے۔ میں نے اس کو اول سے
آخر تک سنا اور بعض باتیں اس میں سے بھی اخذ کیں بعض جگہ میرے
لکھے ہوئے اور اس کے مصنف کے بیان میں فرق تھا۔ مگر تحقیقات
مندرجہ بالا کو اس سے زیادہ مستند سمجھا گیا اور لکھے ہوئے مسائل
کے بدلنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

بھگتی ساگر [یہ ایک بھاشہ کی مشہور کتاب ہے بعض الفاظ کی
تحقیق اور بعض مطالب کے حل کے لئے اسکو بھی دکھایا گیا۔

آسن [آسنوں کے متعلق ہے۔ چونکہ ہماری کتاب میں بھی
بہت سی باتیں آسن کے متعلق ہیں لہذا بعض جگہ اس سے مدد لی گئی
ہے۔ اس کو کش پر بھی ہم اپنی تحقیق پر رموز شاستر کا انحصار نہیں
کرتے لیکن یہ کہ اور بہت سے اسرار ہوں۔

عبدالباری آسی

علم انفاس کی عدم اشاعت

بہت سے ایسے علوم و فنون جو آج تاریکی کے پردہ میں ہیں یا جن کو لوگ جانتے ہیں تو صرف برائے نام جانتے ہیں۔ کسی زمانہ میں اپنے نوجوانوں کیلئے باعث صد فخر و ناز رہ چکے ہیں اور انکی اس قدر حفاظت کی گئی ہے کہ نامحرموں کو انکی ہوا تک نہیں لگنے دی۔ اس لئے مسافرین نے انکو اسرارِ مکتومہ میں شمار کیا۔ اور اس کتمان و خفا کا یہاں تک اثر پھیلا کہ وہ معدوم کی سرحد تک پہنچ گئے۔ یہ حالت اور یہ صورت ہر قوم اور ہر ملک میں عام رہی ہے۔ مگر خصوصیت سے اہل ہند کے یہاں اس خجل سے بہت ہی بڑے قبضے مترتب ہوئے۔ سینکڑوں فنون اور ہندوؤں علوم پوشیدہ ہوتے ہوئے فنا ہو گئے۔ اور حقا نہیں ہوئے وہ سرحد..... فنا سے بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اس وقت جو ہمارا موضوع ہے اور جسکی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک ایسا ہی ہے۔

سُر شاستر

یہ نہایت ہی عجیب و غریب علم ہے۔ اسکی بنا صرف سانس پر ہے یعنی نتھنوں کے ذریعہ سے انسان جو سانس لیتا ہے۔ اس سے نجوم کی طرح احکام لگائے جاتے ہیں اور حالات آئندہ کا ان سے پتہ چلتا ہے۔
لے چھپے ہوئے بھید۔ لے چھپا اچھینا۔

یہ ظاہر ہے کہ موجد و مخترع نے اس علم کی بنائے اول صرف تجربات پر رکھی ہوگی۔ مگر یہ پتہ لگانا کہ اول اول..... کون اسکا موجد ہو آج ناممکن نہیں تو دوشوار ضرور ہے۔ پھر بھی تھما سکر کوشش صرف کرنے کے بعد جہاں تک سراغ لگا یا گیا ہے یہی ہے کہ یہ علم قدیم باشندگان ہند کی ایجاد ہے۔ ہندوستان کی قدیم اور مایہ ناز کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ اس علم کے تمام راز اپنی زبان سے مہاویو جی نے اپنی اردو شہنی یا تینجا جی پر ظاہر کئے اور مہاویو جی ہی نے اسکو اختراع فرمایا۔ پارہتی جی کی زبان سے اس کے کچھ راز منتشر ہو کر دوسرے فرقوں میں پہنچے مگر پھر بھی اسکو اس قدر چھپایا گیا کہ گیان و دھیان ہی اسکا مصروف رہا۔ اور اسی لئے صرف جوگیوں کے فرقہ تک محدود ہو کر رہ گیا۔ اور دوسرے ضرور تمدن اس کے فوائد سے محروم یا بد قرار پائے۔ تارک الدنیا جوگیوں سے اسکی اشاعت کی امید بیکار تھی۔ ان کی بھرپور ہندی نے دوسروں کے کانوں تک اسکی پہنچ بھی نہ پہنچنے دی۔ ہاں خود اسکے ذریعہ سے محنت شاقہ کر کے وہ فوائد اٹھائے کہ آخر کار وہ خدا رسیدہ ہو گئے۔ اسی علم کی بدولت پرانا یام و غیرہ کا ظہور ہوا اور اسی کی وجہ سے عطیسی میں اتنے اتنے اضافہ ہوئے کہ بڑے بڑے مہتر لوگ آج بھی پہاڑوں کی کھوہوں اور غاروں میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ہوا کھا رہے ہیں۔ جیسے ان کے جسم جوانی کے زمانہ میں تھے آج بھی ویسے ہی ہیں نہ اب تک انہیں کوئی تغیر نہ ہوا اور نہ آئندہ مدتوں تک کے لیے اندیشہ ہے.....
گرا سکی

۱۳۰
حفاظت اور انجانے یہ اثر ضرور کیا کہ بہت سے اہل دل اسکے فوائد عظیم سے محروم رہے۔ اور خود بھی یہ علم نیا نہیں ہو گیا۔

شیرخان افغان اپنی مایہ ناز تصنیف مرآۃ الخیال میں لکھتا ہے کہ میں علم از سر بردہ تحقیقات حکمائے ہندوستان کہ ستر آئندہ نامحرمان یعنی ارباب فضول واجب دانند۔ کیا اچھا ہوتا کہ اسکے معمولی فائدے ہوا میں اڑنا، پانی پر چلنا، امراض جسمانی کا بغیر کسی دوا کے علاج کرنا، بغیر خیم، بھر، رمل وغیرہ کے ہونیوالی باتوں پر حکم لگانا، اگر عوام کو نہیں تو کم از کم خواص کو تو پہنچے مگر کینے قضا میں محدود ہونے سے یہ کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ اصل علم ہی قریب قریب معدوم ہو گیا اہل اسلام تو اسلئے ہمیشہ اس سے بے خبر رہے کہ انکے یہاں کسی صورت سے کوئی غیب کی خبر بیان کرنا قیامت تک کیلئے حرام قطعی ہے۔ اس لئے انھوں نے کبھی اس قسم کی باتوں کی طرف اول تو خود ہی توجہ نہ کی۔ دوسرے اگر انکو کبھی خیال ہوا بھی تو اسکی دترس سے باہر پا کر مجبور ہو گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انھیں کسی طرح انکے ہندو بھائی بھی اس سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کا ذکر بعض بعض کتب میں پایا جاتا ہے مگر وہ ذکر الشاف کا معدوم سے زیادہ نہیں ہے۔ نہ کہیں پورا بیان ہے۔ نہ پورا حال ہے۔ اول تو ایسی کتابیں ہی نہیں اور ہیں تو ایسی کہ ایک سہ یہ علم ہندوستان کے حکماء کے بھیدوں میں سے ہے کہ اسکا پھیلانا محرموں سے ضروری جانتے ہیں۔ شاذات عدم موجود کی طرح ہوتی ہے۔

۱۳۱
علم اہل اناس
صاحب نظر کا ذوق طلب ہمیشہ تشہر رہتا ہے۔ اور انہی خواہش کے مطابق وہ کبھی ان سے سیراب نہیں ہو سکتا۔ یہ سیرا جس کی کوئی اصل نہیں ہے اگر مٹا ہے تو دوسری زبانوں میں ملتا ہے اردو لٹریچر میں غالباً کوئی اس قسم کی کتاب موجود نہیں ہے۔ اسی کی بنیاد پر کمالات سے یہ خیال تھا کہ قدیم لٹریچر سے ایسی کتابیں جمع کر کے ایک مختصر کتاب اردو میں لکھی جائے۔ مگر یہ تمنا کچھ آسان نہ تھی۔ اپنی حدیم الغرضی کتابوں کی تکمیل وغیرہ اس ارادہ کی تکمیل میں سدراہ رہی مگر پھر بھی طلب صادق نے کام کیا اور مشکل پانچ سات قلمی نسخے اس فن خاص کے جمع کر کے اردو دوسری متبر کتابوں اور متبر ذرائع سے مدد لیکر یہ مجموعہ مرتب کیا۔ علم کی کساد بازاری بہت پست کرتی ہے مگر پھر بھی اہل ذوق سے یہ اُمید نہیں کہ وہ ایسے علم سے جو حکمائے مشرق کے کمالات کی بنیاد ہے کم تو جی کریں گے۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے تمام و کمال طریقہ سے اس کثیر الفضلہ علم کے اصول و آئین بیان کر دیے ہیں نہ صرف بے دلیل بلکہ حماقت ہو گا ہاں اس آرزو کی گنجائش موجود ہے کہ زبان اردو میں یہ پہلی ہی وکوشش اگر نظر استخوان سے نہ دیکھی جائے تو عدم توجہ کی بھی مستحق نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے۔ ہمارے موضوع کے باخدا کیلئے اسوقت متعدد قلمی نسخے موجود ہیں مگر علی الخصوص ایک قدیم قلمی نسخہ ہے جو اس علم کے رموز میں نہایت وضاحت سے زبان فارسی میں لکھا گیا ہے اور جس میں یوگ کے وہ اصول جو اس علم سے متعلق ہیں نہایت

خوبی سے بیان کئے ہیں۔ بعض ایسی کتابیں جن میں جستہ جستہ مفصل
کہیں ذکر آگیا ہے۔

آغاز مقاصد

خدا سے تعالیٰ نے کھجک کے زمانہ میں انسان کی عمر ایک سو میں برس
اور پانچ روز کی مقرر کی ہے اور ہر دن رات میں ہر انسان کی کہیں ہر ایک سو
سانس چلتی ہیں اور ہر ساعت میں نو سو ادر گھڑی میں تین سو ساٹھ
اور ہر بل میں چھ۔ اگر آدمی اپنی سانسوں کو اپنے قبضہ اختیار میں رکھے تو
وہ اپنی عمر طبعی کو پونج سکتا ہے یعنی اگر وہ صرف اسی قدر نفاس صرف
کرے جس قدر رکھے گئے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنی عمر طبعی کو نہ پونج جائے۔
تاک سے سانس تین طریقہ پر چلتی ہے۔

۱۔ اُلٹے نچنے سے اسکو چاند سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اڈا (کبر)
ہمزہ و وال ہندی والفت) یا چند ناری کہتے ہیں۔

۲۔ سانس سیدھے نچنے سے چلتی ہے اسکو سورج سے منسوب
کرتے ہیں اور نیچلا (کبر) فارسی و نون خفی و فتح کاف فارسی و لام والفت)
یا سورج ناری کہتے ہیں۔

۳۔ یہ کہ سانس دونوں تھنوں سے ساتھ ساتھ چلے۔ اس کو سکھنا
(بضم سین و سکون کاف و ہائے خفی و فتح نیم و نون والفت) اور سبھو ناری بھی
۱۔ پوری عمر جسکی میاں سو برس اور بعض کے نزدیک ایک سو میں برس ہے۔

۱۶
علا انفاص
کہتے ہیں اور اسکو مادہ سے نافرذ کرتے ہیں۔

جو لوگ افزونی روانی اور پرابری کا حال معلوم کرتے ہیں تو اس طرح
کوتھنے کے نیچے اپنے ہاتھ کا انگوٹھا رکھتے ہیں۔ اکثر پہلی قسم کی روانی
ڈھائی گھڑی ہوتی ہے۔ اور دوسری قسم کی اتنی دیر کہ پچیس مرتبہ ہر
گر کہ کے (بضم کاف فارسی) پر دس سے تھہ تک چند ناری دانی (سانس)
چلتی ہے۔ اسکے بعد اسی قدر سورج ناری (سیدھی) چلتی ہے۔ اور اسی
طرح آخر ماہ تک یہ صورت رہتی ہے۔ بعض لوگ اس حساب کو ہفتہ پر
منقسم کرتے ہیں۔ ہفتہ۔ اتوار منگل۔ جمعرات سورج ناری سے شروع
ہوتا ہے۔ پیر۔ بدھ۔ جمعہ چند ناری سے شروع ہوتا ہے۔ بعض
تجربہ کاروں نے اس حساب کو بروج کے اوپر محول کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ
آفتاب جب تک بروج حمل میں رہتا ہے تو ابتدا سورج ناری سے ہوتی
ہے۔ اور ثور میں ہونے پر چند ناری سے اور اسی طرح آخر سال تک یہ
حساب رہتا ہے۔ بعض لوگ چاند کے بروج میں رہنے پر اس حساب
کو منقسم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر فرقہ کا خیال ہے کہ قرار داد کے خلاف
سانس چلنے سے انسان پر اثرات بد مترتب ہوتے ہیں۔

جو سانس کہ سیدھے نچنے سے غلبہ کے ساتھ جاری رہتا ہے اسکو
شمسی اور مذکر اور بائیں سانس کو قمری و مؤنث قرار دیا گیا ہے۔ لہذا جو
سانس کہ سیدھے نچنے سے چلے اسکی خاصیت گرم ہوگی اور وہ جسم میں
۱۔ پورا ہر سینے میں دو ہوتی ہیں۔ ایک ۱۳۔ ۵ کو دوسری ۲۸۔ ۲۹ کا زوج کو۔

گرمی پیدا کرے گا کیونکہ سورج کا مزاج گرم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے مرد کے مزاج کو گرم مانا ہے۔ اور جو سانس کہ آلتے تنھنے سے چلے وہ سرد ہے اور اس سے بدن میں سردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ چاند کا مزاج سرد ہے اور اسی وجہ سے عورتوں کا مزاج سرد قرار دیا گیا ہے۔

جو سانس کہ زمین یعنی پستی کی طرف جاری ہو وہ زیادہ سے زیادہ طول میں اُسی شخص کے بارہ انگل کے موافق ہو گا۔ اُسکو عنصر خاک کی طرف منسوب کیا ہے اور اُس کا رنگ زرد قرار دیا گیا ہے۔ اور جو سانس کہ مستوی طریق پر جاری ہو اُسکا طول انتہائی دو انگل ہوتا ہے۔ اُسکو آب سے منسوب کرتے ہیں اور اُس کا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس کہ بہت تیز چلے اُسکی روانی کی منتہا چار انگل ہوگی اُسکو آگ سے منسوب کرتے ہیں اور اُس کا رنگ سرخ قرار دیا ہے۔ اسی طرح جو سانس کہ ٹھیرھا اور بے راہ ہو کر چلے اُسکی انتہاسات انگل ہوگی اس کو ہوا سے منسوب کرتے ہیں اور اُس کا رنگ سبز قرار دیتے ہیں۔ اور جو سانس باطن یعنی اندر کی طرف چلے اُسکو اکاس سے منسوب کرتے ہیں اور اُس کا رنگ سفید قرار دیتے ہیں۔ ان سب کے ثمرات اور خواص علیحدہ علیحدہ قرار دیے ہیں۔

علامات

خاک کی اور آبی سانس کا چلنا فراخی نعمت اور خوشی اور سرخ کی اور زنی کی دلیل ہے۔

آتش کا جاری رہنا دل تنگی اور بیماری اور غم و اندیشہ پیدا کرتا ہے۔ بادوی سانس کی روانی کا سبب خرابی نے اور نامردی اور بوجی کا پتہ دیتی ہے۔

سانسوں کا تعلق دنوں سے

حکماء نے بیان کیا ہے کہ سانس کا تعلق دنوں سے ہے چنانچہ مختلف اوقات منگل اور جمعرات کا دن سیدھے دم سے متعلق ہے اور دو شنبہ بدھ جمعہ اٹھ دن سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی واسطے تجربہ کاروں نے یہ کلیہ مقرر کیا ہے کہ صبح کو جب سو کر اٹھتے تو دیکھ لیں کہ کونسا دم چل رہا ہے اگر سانس دن کے موافق ہو تو پہلے جو قدم زمین پر رکھے وہ اسی طرف کا ہو جدھر کا ٹھکتا چل رہا ہے۔ اس صورت پر عمل کرنے سے تمام دن بخیر و عافیت گزر جائیگا اور اس میں ساحت سعید دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر چونکہ کربات اور آلام و مصائب بھی انسان ہی سے وابستہ ہیں اسی لئے سانس اکثر دن کے موافق نہیں ہوتا۔ اگر مین چار روز تک موافقت رہے تو قطعی طریق پر کسی خوشی کا حکم لگایا جاسکتا ہے۔ اگر معاملہ برعکس ہو تو کسی آفت ناگہانی یا کسی رنج کا اُمیدوار رہنا چاہئے۔ چنانچہ اگر چار یا پانچ روز تک دن اور سانس میں موافقت نہ ہو تو اس شخص پر ضرور کوئی آفت آئے گی یا بیمار ہو جائے گا۔ یا کوئی چیز گرم ہو جائے گی۔ یا کہیں سے کوئی بُری خبر آئے گی غرض کہ نجات محال ہے۔ اگر کسی شخص کے دونوں تنھنے تین چار روز تک بند رہنے کے بعد

۱۹ علم الانفاس
ایک ایک ساتھ ساتھ جاری ہو جائیں تو بہت بُرے ہیں۔ بلکہ بعض نے اسکو موت کی علامت کہا ہے اور موت بھی ایسی کہ جو مگ مفاجات سے مشابہتی
یعنی اسی مہفتہ میں یہ شخص مر جائیگا۔ یا اسی روز مر جائیگا۔

قاعدہ دونوں دم اسوقت حج ہو کر چلنے لگتے ہیں جس جگہ کوئی خون ہو یا حالت بھارح ہیں یا دھڑلے میں یا کسی بند گد پر چڑھنے میں یا اسی کے مشابہ حالتوں میں۔ ایسی صورت میں سکھنا کے احکام نہیں لگائے جاسکتے۔ کیونکہ یہ سب حالتیں عارضی ہیں۔ اور کسی سبب سے وابستہ ہیں۔ البتہ جب بغیر کسی سبب کے دونوں تختے جاری ہوں تو سانس کو کھینچنے اور تھوڑی دیر تک روکے رہے جب پھوٹے تو دیکھئے کہ غالب رفتار کس کی ہے۔ اگر دم شمسی غالب ہو تو جراثیم اور مسائل کو برا جواب دینا چاہیے اور اگر قمری رفتار غالب ہے تو بہتر سمجھنا چاہیے۔

ساتھ ساتھ چلنے سے مندرجہ ذیل نقصانات کا اندیشہ ہے۔
اگر دو یا تین روز تک خلط معمول چلے تو شورش اور لڑائی کا اندیشہ ہے۔ اور اگر دس روز تک خلط معمول چلے تو عورت کو کوئی نقصان پہونچے گا۔
اگر پندرہ روز تک چلے تو کوئی بڑی بیماری اٹھانی پڑے گی۔ اگر ایک ماہ تک چلے تو اسکا بھائی مرنے لگے گا۔ اگر ایک رات دن سورج ناری کی نور میں
۱۵ معمول رہے کہ روزانہ ایک شخص کا تختہ سیدھا چلتا ہے اور کبھی اٹھتا ہے اگر اس کے خلط چلے تو خلط معمول مانا جائے گا۔

۲۰ علم الانفاس
رہے تو ایک سال کے بعد اسکا پیمانہ رستی بڑھ کر ہو جائے گا۔ اور اگر دو روز تک چلے تو دو برس کے بعد اور اگر تین روز تک چلے تو تین برس بعد اسی طرح دنوں کے شمار پر برسوں کا قیاس کیا جائے گا اور اتنے ہی سالوں کے بعد اس شخص کو سفر آخرت پیش آئے گا۔ اور ایک ماہ تک برابر شمسی سانس چلتی رہے تو اس کے ایک ماہ کے بعد وہ شخص مر جائے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا صرف سیدھا تختہ ایک شبانہ روز برابر چلتا رہے تو اسکی موت کے تین برس اور اگر دو شبانہ روز چلے تو ایک سال تین شبانہ روز چلے تو نو مہینے، پانچ شبانہ روز چلے تو چالیس روز دس شبانہ روز چلے تو ایک ماہ، پندرہ شبانہ روز چلے تو دو مہفتہ، ایک ماہ چلے تو ایک روز باقی ہے۔

اسی صورت سے قمری مہنی چند ناری کے متعلق لکھا ہے کہ اگر خلط معمول ایک شبانہ روز چلے تو وہ شخص ایک سال کے بعد بیمار ہوگا۔ یہی حساب سے سالوں کا شمار کیا جاوے گا۔ اگر ایک ماہ تک شواہ شراہ روز چلے تو مال تلفت ہوگا۔

خلط معمول سانس

بعض کا یہ عقولہ ہے کہ اگر سیدھا تختہ ایک دن رات چلے تو اس کا نتیجہ برا ہوگا اور اگر دو رات دن چلے اور کسی وقت نہ بدلے تو یہ کمی تھوڑی میل ہے۔ اگر پانچ شبانہ روز چلے تو اسکی عمر کے تین سال باقی ہیں۔

سانسوں کی روانی کے مطابق کاموں کی اجمالی کیفیت

دم شستی کے جاری ہونے کے وقت وہ اسوج نہیں اپنا غلبہ منظور ہو شروع کرنا بہتر ہیں مثلاً کسی کو مارنا یا فریب دینا۔ زبان بندی کرنا۔ یا تحقیر اور عداوت اور مردوں یا عورتوں کو مضطرب کرنے کے عمل کرنا۔ یا دلوں پر قبضہ و تصرف کرنا کسی کے ساتھ لڑنا جو اکھیلنا جو سزا و غلطی کھیلنا۔ غل کرنا۔ کھانا کھانا۔ مباشرت کرنا خیر و بد فروخت کرنا کسی پر اپنا رعب جانا فریق مخالفت پر حملہ کر کے اُنکی شکست کی امید رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

دم قمری یعنی چند رناری کے وقت کسی سے طلب محبت۔ ادویہ مقوی کا استعمال۔ کیمیا وغیرہ کے عمل یا سناری کا کام۔ مراقبہ عبادت۔ تصفیہ قلب کی کوشش۔ سفر کرنا۔ خیرات کرنا۔ عقد کرنا۔ نیا کپڑا پہنتا۔ یا نیا زیور پہنتا۔ دشمنوں سے صلح کرنا۔ نئے گھر میں آنا۔ اور اسی قسم کے کام بہت مناسب ہیں۔ اسی وجہ سے ان امور کے متعلق اگر کوئی شخص نفس قمری کے جاری ہونے کے وقت سوال کرے تو انجام اچھا ہوگا، اُسکو بہتری کا جواب دینا چاہیے۔

قاعدہ۔ بعض لوگوں کا مقولہ ہے کہ خواہ کوئی نہ تھا جاری شوخی ہو یا قمری۔ اُسی کے مطابق باتوں پہلے اُٹھ کر کسی کام کے لئے جانا نہایت مبارک ہے۔ مثلاً بایں نہ تھا چلے تو پہلے بایں قدم اُٹھائے اور سیدھا چلے تو پہلے سیدھا اُٹھا لے۔

اور اگر دس روز متواتر چلے تو ایک سال باقی ہے۔ اور اگر بیس روز تک متواتر چلے تو چھ مہینہ باقی ہیں۔ اگر پچیس روز برابر چلے تو سولہ روز اور اگر اٹھائیس روز چلے تو گیارہ روز باقی ہیں۔ اگر اکتیس رات دن چلے تو دس روز باقی ہیں۔ اور اگر تیس روز متواتر چلے تب بھی دس بارہ روز باقی ہیں۔ ہر صورت سیدھے نپٹنے کے پے در پے چلنے سے عمر پر ضرر و اثر پڑتا ہے۔ اگرچہ بیانات میں محققین نے اختلاف کیا ہے۔ مگر اصول میں سب متفق الہا ہے ہیں۔

اگر دونوں نپٹنے یعنی سکھنا متواتر دس مشابہ روز چلے تو موت قریب ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا تخیل آفتاب میں ہو۔ اگر اس مدت تک چلے تو پریشانی دل اور بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح تخیل آفتاب سے تیرہ روز تک چند رناری سانس چلے تو یہ بیماریوں کا نشان ہے۔

اگر آفتاب برج عقرب میں ہو اور پانچ روز اُن نہ تھا چلے تو سترہ برس عمر کے باقی ہیں اور اگر برج سنبلہ میں ہو تو پندرہ برس۔

اکثر مرتاضوں کا مقولہ ہے کہ اگر آفتاب نکلنے کے وقت سورج ناری ہو یا چند رناری مگر غروب کے وقت اُس کے برعکس ہو تو بہت بہتری کی علامت ہے اور اُس کے خلاف پریشانی اور شیمانی کا پیش خیمہ ہے۔ اور اگر چار گھنٹہ بعد چند رناری بدل جائے تو بھی بہت اچھا نشان ہے۔

مثلاً یعنی چنانچہ سورج کا دوسرا سورج میں۔

اس کے حفاظت سے رہے گا۔

کوئی عمارت سیدھی سانس کے وقت نہ بنانی چاہئے ورنہ نقصان ہوگا۔ اسی طرح کسی عمارت میں رہنے کے لئے اُلٹی سانس کے وقت داخل ہونا بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس حالت میں برسوں بلکہ صدیوں تک اطمینان دہی کے ساتھ وہاں رہنا نصیب ہوگا۔

ذکر واذکار و عبادات میں بھی چاہئے کہ سانس اُلٹی چلتی ہو۔ اس سے بہت جلد اپنی منزل مقصود پر فائز ہو جائے گا۔

نور و سیدھی سانس کے وقت خریدنا منہوس ہے۔ اس سے دولت کے رہنرواں ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔ اگر کوئی دُعا آدمی یہ چاہے کہ میں فربہ ہو جاؤں تو وہ سیدھی سانس کے وقت دوا کھانا شروع کرے وہ جلد سے جلد قوی ہو جائے گا۔

اگر آرزو ہو کہ بچہ نہ پیدا ہو یا تمنا ہو کہ عورت کو حمل نہ بجائے تو اس شخص کو حجامت کر کے وقت خیال کرنا چاہئے کہ سانس سیدھی طرف چلتی ہو اس صورت میں انشاء اللہ مراد پوری ہو جائیگی اولیٰ توڑ کا پیدا ہوگا ورنہ حل ضرور قائم ہو جائیگا۔ ہرگز قوت کم نہ ہوگی۔ دفع براز کے لئے بھی جانے کے واسطے یہی خیال رکھئے۔ اس صورت میں ہمیشہ عمدہ صحیح رہے گا۔

اگر کسی دشمن کے گھر جانے کی ضرورت ہو اور بغیر گئے کام نہ بنے تو اسی وقت جائے جب سانس سیدھی ہو کیونکہ اس صورت میں امید ہے

چپ راست سانسوں کے متعلق کاموں کی تفصیل

جو شخص یہ عادت ڈالے کہ سوتے وقت اُس کی سانس اُلٹی چلتی رہے تو وہ ہمیشہ آرام و آسائش سے رہے گا۔ اسی طرح اگر اُلٹی سانس کے چلنے وقت پیشاب کیا کرے تو طبیب کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

جو کوئی کسی مقام شہر کی زیارت کے لئے جائے تو مسکوا اندازہ کرنا چاہئے کہ کونسی سانس چلتی ہے۔ اگر اُلٹی ہو تو روانہ ہو جائے کیونکہ اسی حالت میں خدا سے امید ہے کہ اُسکی عبادت مقبول ہوگی اور گناہوں کی ناپاک اُس کے دامن حال سے دور ہو جائے گی۔ اگر سیدھی تفریح کے لئے جائے تب بھی اسی پر عمل کرے۔

اگر کوئی شخص کسی کو اپنا مرید کرے تب بھی مرشد کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ سانس اُلٹی رواں ہو۔ اگر اس صورت میں وہ مرید کرے گا تو مرید اسکا تلخ فرمان رہے گا۔ دوسری صورت میں معاملہ برعکس نظر آئے گا۔ تجارت کا آغاز بھی اسی وقت کرے ورنہ چند روز بعد تباہی اور بربادی کا سامنا ہوگا۔ اگر بارش لگا چاہے یا کنواں بنوانا چاہے تو ایسے وقت میں بھی اُلٹی سانس کا خیال رکھے ورنہ بہت جلد کسی آفت ارضی و سماوی سے دوچار ہوگا۔

جو شخص سیدھے سانس کے وقت رو پیہ دفن کرے گا وہ گم ہو جائیگا یا نہ لے گا۔ اگر اُلٹی تھکنے سے سانس جاری ہونے پر ایسا کرے گا برعکس

۲۵ علم الاناس
کہ دشمن کے فریب میں وہ نہ آئے گا۔ یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کرے گا۔
کسی سے قرض اگر لے تو اس حالت میں لے کہ سانس سیدھی چلتی ہو
کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد تراداو ہو جائے۔
جب شکار کو جائے تو ایسے ہی وقت جائے کہ سیدھی سانس چلے
ایسی حالت میں خالی ہاتھ واپس نہ آئے گا، اُس کے نشانے خطا نہ ہونگے
اور مشت بڑھے گی۔

قاعدہ۔ اگر بحث وغیرہ کے لئے جانا ہو یا کسی امیر کبیر تک پہنچنا
اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا تختہ چلتا ہو اُسی طرف مجلس
میں جا کر بیٹھنا چاہیے۔ اُس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پوری
کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ۔ اگر کسی امیر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہیے کہ
اپنی سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم شمسی جاری ہے تو اس شخص کے
نام کے اعداد نکالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا جفت ہیں اگر طاق ہیں تو
سمجھ لینا چاہیے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو
حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اُسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ۔ اگر زراعت یا جنگ یا حجام یا ناخن تراشنا یا
علاج کرنا یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا یا کسی ظالم کے سامنے جانا ہو
تو بحالت اجرا سے دم شمسی رہ سب کام اُسکے حسبِ فضا انجام پائیں گے۔
قاعدہ۔ جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو خیال کرے کہ کون سا تختہ

۲۶ علم الاناس
چل رہا ہے اگر سیدھا ہو تو سیدھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر ٹٹا ہو تو اُس پاؤں
زمین پر رکھے اور اگر سکھنا ہو یعنی دونوں تختے ایک م ساتھ چل رہے ہوں تو
دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے۔
قاعدہ۔ اشغال شمسی جگا ذکر اوپر ہو چکا مشنبہ اور مشنبہ اور یک مشنبہ
اور غمِ مشنبہ کو کرنا چاہئیں۔ علیٰ ہذا القیاس تمام فہمی کام جمعہ اور دو مشنبہ کو
شروع کرنا بہتر ہیں۔ اور اگر دونوں تختے متساوی چلتے ہوں تو اُس کے واسطے
چهار مشنبہ کا دن ہے۔ مگر اسکو تجربہ کاروں نے عبرت بنا لیا ہے۔

قاعدہ۔ بحساب ساعات۔ ساعات کے لحاظ سے اور دنوں اور
ستاروں اور ہرجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر غمِ رشادی کے مختلف حالات
بتائے جاتے ہیں۔ اور شمسی و فہمی دونوں کو پانچ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔
یعنی عناصر پنجہ نہ میں سے ایک ایک سے نامزد کرتے ہیں۔ چنانچہ دھانی گھڑی
میں ہیں ہلادی اور تیس ہل آتشی اور میں ہل آبی۔ پانچ ہل خاکی۔ دس ہل
آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم مطرح قرار دیتے ہیں۔ پنج ہل آکاسی۔ دس ہلادی۔ پندرہ
آتشی ہیں آبی۔ پچیس خاکی۔ یہ سب مجموعہ سو گھڑی ہوتا ہے جب یہ روشِ شمِ جاتی
ہے تو پھر خاکی۔ پھر آبی۔ بعد آتشی ہادی آکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے۔
بعض کا یہ عقوہ ہے کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی ہادی آکاسی
چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت سانس کے طرز و روش سے
دھانی گھڑی کو جو ساعت کہتے ہیں۔

۲۵ علم الانفس
کہ دشمن کے فریب میں وہ نہ آئے گا۔ یا دشمن اُس پر کوئی حملہ نہ کرے گا۔
کسی سے قرض اگر لے تو اس حالت میں لے کہ سانس سیدھی چلتی ہو
کیونکہ اس صورت میں اُمید ہے کہ وہ قرضہ جلد تراداو ہو جائے۔
جب شکار کو جائے تو ایسے ہی وقت جائے کہ سیدھی سانس چلے
ایسی حالت میں خالی ہاتھ واپس نہ آئے گا، اُس کے نشانے خطا نہ ہونگے
اور مشت بڑھے گی۔

قاعدہ۔ اگر بحث وغیرہ کے لئے جانا ہو یا کسی امیر کیہ تک پہنچنا
اور اپنا مقصد بیان کرنا ہو تو جس طرف کا تھکا چلتا ہو اُسی طرف مجلس
میں جا کر بیٹھنا چاہیے۔ اُس کے بعد جو کچھ دل میں ہو بیان کرے پوری
کامیابی کی اُمید ہے۔

قاعدہ۔ اگر کسی امیر یا بادشاہ کے سامنے جائے تو چاہیے کہ
اپنی سانس کو دیکھے اگر اس وقت دم شمسی جاری ہے تو اس شخص کے
نام کے اعداد نکالے اور دیکھے کہ طاق ہیں یا جفت ہیں اگر طاق ہیں تو
سمجھ لینا چاہیے کہ نہایت بہتر ہے اس صورت میں اُمید ہے کہ جو
حاجت اس سے بیان کی جائے گی وہ اُسکو پورا کر دے گا۔

قاعدہ۔ اگر زراعت یا جنگ یا حرام یا ناخن ترشوانا یا
علاج کرنا یا کسی گم شدہ چیز کو تلاش کرنا یا کسی ظالم کے سامنے جانا ہو
تو بحالت اجرا سے دم شمسی رہ سب کام اُسکے حسبِ نشانہ انجام پائیں گے۔
قاعدہ۔ جب صبح کو بستر سے اُٹھے تو خیال کرے کہ کون سا تھکا

۲۶ علم الناس
چل رہا ہے اگر سیدھا ہو تو سیدھا پاؤں زمین پر رکھے اور اگر ٹٹا ہوا ہو پاؤں پھل
زمین پر رکھے اور اگر کھٹا ہو چنی دونوں تھکے ایک م ساتھ چل رہے ہوں تو
دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے ایسا کرنے سے بہتری کی اُمید ہے۔
قاعدہ۔ اشغال شمسی جگہ ذکر اوپر ہو چکا مشنبہ اور مشنبہ اور یک مشنبہ
اور غمِ مشنبہ کو کرنا چاہئیں۔ علیٰ ہذا القیاس تمام قمری کام جمعہ اور دو شنبہ کو
شروع کرنا بہتر ہیں۔ اور اگر دونوں تھکے منادی چلنے ہوں تو اُس کے واسطے
چهار شنبہ کا دن ہے۔ مگر اسکو تجربہ کاروں نے مجزا بتایا ہے۔

قاعدہ بحساب ساعات۔ ساعات کے لحاظ سے اوردنوں اور
ستاروں اور ہرجوں کے حساب سے سانس کو دیکھ کر غمِ رشادی کے مختلف حال کا
بتائے جاتے ہیں۔ اور شمسی و قمری دونوں کو پانچ حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔
یعنی عناصر پنجگانہ میں سے ایک ایک سے نامزد کرتے ہیں۔ چنانچہ دھانی گھڑی
میں ہیں بل بادی اور میں بل آتشی اور میں بل آبی۔ پانچ بل خاکی۔ دس بل
آکاسی خیال کیا جاتا ہے۔

بعض یہ تقسیم اس طرح قرار دیتے ہیں۔ بل آکاسی۔ دس بادی۔ پندرہ
آتشی ہیں آبی۔ پچیس خاکی۔ یہ سب مجموعہ سو گھڑی ہوتا ہے جب یہ گھڑی ختم ہوتی
ہے تو پھر خاکی۔ پھر آبی۔ بعد آتشی بادی آکاسی سانس کی روانی ہوتی ہے۔
بعض کا یہ عقولہ ہے کہ ایک ایک گھڑی خاکی آبی آتشی بادی آکاسی
چلتا ہے اور ان سب کے چلنے کی شناخت سانس کے طرز و روش سے
دل دھانی گھڑی کو بخوبی ساعت کہتے ہیں۔

ہو سکتی ہے۔ اس طرح کہ اگر سانس بندی کی طرف چلے تو وہ آتش ہے۔ اگر پھیل کر چلے اور چار انگلیں سے زائد نہ ہو تو وہ بادی ہے اور اگر نشیب کی طرف چلے اور بارہ انگلی تک اس کی رفتار ہو وہ خاکی ہے۔ اور اگر رفتار نصف کے برابر ہو نہ اور پھر محسوس ہو نہ شے کو نہ دائیں بائیں اور آٹھ انگلی سے زیادہ اس کی رفتار نہ ہو تو وہ اکاسی ہے۔

بعض نے قیاس کی بنا پر سانسوں کی انواع کی شناخت کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ حالت آرام میں خاکی اور خواہش لذات اور سروری میں آبی۔ اور غیظ و غضب کے عالم میں اور جب کہ کسی نیک راہ پر پڑی غالب ہو آتش۔ اور کرب و اضطراب اور بے آرامی میں بادی۔ اور طاعت و عبادت کے غلبہ شوق اور دوسری باتوں سے رخ کے مٹل ہونے کے وقت میں سانس کو اکاسی سمجھنا چاہیے۔

بادی۔ آبی۔ آتش۔ خاکی۔ اکاسی۔ سانس کی پہچان کے لئے حکمرانے یہ طریقہ بھی تحریر کیا ہے کہ اتوار کے روز اپنے ایک انگلی کے موافق اور پیر سے ہفتہ کے دن تک سات انگلی کے برابر کوئی سیدھی کٹڑی لیکر سمواتدین پر گاڑ دی جائے اور اس کے سایہ کو انگلیوں سے ناپ لیں جب قدر موائیں پور بارہ کا اضافہ کر کے مجموعہ کو بائیں تقسیم کر دیں۔ اگر کچھ باقی نہ رہے تو ساٹھس اکاسی سمجھیں اور ایک رہے تو بادی اور دو رہیں تو آتش اور تین رہیں تو آبی اور چار رہیں تو خاکی جائیں اس کے پہچانے کے لئے تجربہ کرنے والوں نے

ملکہ اکبر نے اپنے دورہ خلا جو دنیا کی سات مہینے کے بعد ہند کے نزدیک پانچواں عشر ہے ۱۶

ایک یہ طریقہ بھی لکھا ہے کہ آدمی دونوں انگلیوں سے کانوں کے سوراخ بند کرے اور دونوں ہاتھوں کی پھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی سے منہ بند کرے۔ اور دیرانی انگلیوں سے ناک کے دونوں نچے بند کرے اور دونوں ہاتھ سے آنکھوں کے گوشے اور گوشے کھینچے اور اس جگہ پر نظر ڈالے جو دونوں بھوکوں کے درمیان ہے فوراً پیشانی پر ایک قطرہ عرق کا قطرہ پڑے گا اگر وہ قطرہ چوگوشیا اور گچھلا ہو ہو تو سمجھیں کہ اس وقت دم خاکی چلتا ہے اور اگر آٹھ چاند کی صورت کا ہو اور اس میں سفیدی کی جھلک بھی ہو اور سختی اور سردی اس میں محسوس ہو تو اسکو آبی سمجھیں اور اگر سیاہ سخت ہو اور اس میں طرح طرح کے نقطہ ہوں تو بادی سمجھیں اور اگر مکنا نظر آئے اور نورانی ہو تو آتش سمجھیں اور اگر کسی قسم کا قطرہ ظاہر نہ ہو تو اکاسی جائیں۔

قاعدہ۔ آبی اور خاکی سانس کے چلتے وقت جہاں کام کرنا مثلاً تعلیم غیرت پیر کا دیکھنا استاد کی زیارت کرنا۔ عبادت وغیرہ۔ شہر یا گھر میں داخل ہونا۔ یا نقل و تحویل کے کام۔ دوسری جگہ کا سفر خرید و فروخت نہروں کا علاج سماج۔ یا آسمانی غرضتوں کی تدبیر یعنی اپاؤ۔ دوستی کا عہد کسی دوا یا گھاس کا جنگل سے حاصل کرنا۔ اعمال کی میانی کرنا۔ یا جگہ کے اعمال وغیرہ کرنا بہتر میں۔ اور اسی طرح آتش اور بادی سانس کی روانی میں جلدی کام مثلاً کسی سے جھگڑ کر کسی ولایت کا فتح کرنا۔ کھانا۔ محاسن کرنا غسل کرنا تیرنا میں بھیجا۔ کسی کو کسی کام سے روکنا ایضاً کے عمل کرنا وغیرہ مناسب ہیں۔ مگر اکاسی سانس کے وقت کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

قاعدہ۔ اگر کسی بڑے آدمی سے ملاقات کرے یا کسی سے کوئی نفع اٹھانا چاہے تو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ شخص اس طرف رہے جس طرف کا نقصان چل رہا ہے۔ اور کسی قرضدار یا دشمن سے اگر سامنا ہو تو خود اس طرف رہنا چاہیے جہاں سے نقصان چلے گا۔ اسی طرح جب بھائی پر چڑھے اور اسے سطح زمین کا سفر کرے تو چند ناری سانس ہونا چاہیے اور ٹیب کی طرف یا پیچھے لوٹنے کی وقت سوچ لاری۔

قاعدہ۔ اگر سورج ناری سانس دو نوبت تک جاری رہے تو کوئی چیز اس سے گم ہو جائے گی۔ اور اگر تین نوبت چلے تو کسی دوست سے کوئی خدمت ہو جائے گی۔ اور اگر چار نوبت چلے تو اپنے عزیز اقربا سے کوئی رنج ہوگا۔ پانچ نوبت چلنا بیماری کا نشان ہے۔ چھ نوبت یعنی بارہ گھنٹہ کسی دشمن کے غالب ہونے کا نشان ہے۔ سات نوبت چلنا عورت سے کوئی رنج ہو جانے پر دل ہے۔ اگر ایک شہادہ روز چلے تو نہایت بڑا ہے۔ دو شہادہ روز چلے تو موت کی نزہ کی دلیل ہے۔ اسی طرح اگر نفس قمری یعنی چند ناری و دو نوبت یعنی چار ساعت تک متواتر چلے تو یہ بھی دلیل ہے تمام کام پورے ہونے کی امید کرنا چاہیے۔ چار نوبت تک متواتر چلنے میں نئے خلعت پہننے کی امید ہے۔ سات نوبت چلنا خوشی اور شادمانی کی دلیل ہے۔ کوئی خوشخبری سننے کا۔ اور اپنی قوم میں سردار بننے کا۔ اگر قمری میں کہیں کے سفر کا ارادہ ہو تو فوراً روانہ ہونا چاہیے۔

قاعدہ بحساب ساعات

اگر اٹنی طرف سانس چار ساعت تک چلے تو فوج غیب ہونے کی دلیل ہے اور اگر آٹھ ساعت تک جاری رہے تو کسی جگہ سے کوئی چیز ملے گی۔ اور اگر چودہ ساعت تک جاری رہے تو کسی خوشی کا پیش خیمہ ہے۔ اور ایک شہادہ روز متواتر چلے تو اپنی قوم اور جماعت میں سردار ہوگا۔ اسی طرح اگر سانس سانس چار ساعت چلے تو غیب سے کچھ امداد ہوگی اور اگر دو ساعت چلے تو دوستوں میں رنجش پیدا ہوگی۔ اگر تین ساعت تک جاری رہے تو اپنے عزیز اقارب سے کوئی بُری خبر سننے کا۔ اگر دس ساعت چلے تو بیمار ہوگا اگر بارہ ساعت تک چلے تو کوئی دشمن پیدا ہوگا اور اس سے کوئی نہ کوئی نقصان ہو جائے گا اور نکر میں مبتلا ہوگا۔

اگر سانس متواتر دونوں نقصوں سے چلتی رہے تو دیوانہ ہو جائے گا خون ہے۔

قاعدہ۔ اگر کسی امیر یا بادشاہ کی ملازمت کا ارادہ ہو تو اس کے نام کے حرفوں کے عدد ابجد کے قاعدہ سے نکال کر دیکھے اگر حقیقت نکلیں تو بہتری کی دلیل ہے بکالت اجر اسے نفس قمری۔ مگر دم شمس میں اگر حقیقت ہو تو بُرے ہیں اگر طاق ہوں تو بہتر ہیں۔

قمری سانس شولہ شجر زائد انور یعنی اس وقت تک کہ چاند ٹہکتا ہو یا اپنا عمل کرتا ہے یعنی اس کے اثرات قوی ہوتے ہیں۔ اور اس میں سے بھی

چھ روز شمسی نکل جاتے ہیں۔ یعنی چوتھے سے چھٹے تک اور دوسری سے دوا دسویں تک اس میں عمل نفس شمسی کا رہتا ہے۔ اور اسکے اثرات قوت کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اسی طرح شمسی سانس کا عمل کرشن پچھ ناقص النور یعنی جن تاریخوں میں کہ چاند کا نور گھٹتا رہتا ہے اس میں سے بھی پچھ روز قمری کے مشتق ہو جاتے ہیں۔ چوتھ سے چھٹے تک اور دسویں سے دوا دسویں تک یہ دن قمر کے ہیں باقی شمس کے۔

ہفتہ میں جمعہ ووشنبہ چار شنبہ پرنشنبہ اُسٹے تھے یعنی قمری سے تعلق رکھتے ہیں اور شنبہ سہ شنبہ یک شنبہ شمسی سے متعلق ہیں۔

بالا یعنی اوپر کی طرف۔ چپ یعنی اُٹلی طرف۔ اور دوبر یعنی سامنے کی طرف قمری سانس سے مشوب ہیں۔ اور نیچے کی طرف اور نیچے کی سمت اور سیدھی جانب شمسی سے متعلق ہیں۔

عناصر کے رنگوں کی پہچان

چونکہ سانس پر زندگی کا دار مدار ہے اسکا دیکھنا اور پہچانا ہر شخص کے لئے بہت ضروری ہے۔ انسان کو چاہیے کہ جب ایک بہرات ہے تو دوزانو بیٹھ کر دونوں تھیلیاں گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کا رخ ۱۵ چوتھ چوتھی تاریخ۔ ۱۶ چھٹ چھٹی تاریخ۔ ۱۷ دسویں تاریخ۔ ۱۸

دوا دسویں بارہ تاریخ۔ ۱۹ کرشن پچھ۔ اندھیرا پاک ۱۰

علم الانفاس

۴۴

پیش کی طرف رہے اسکے بعد منفذ یعنی بہر کہ جہاں سے سانس کی آمد و رفت ہے نگاہ جائے۔ پچھ ماہ تک اس عمل سے عناصر کے اجسام پر جو راتوں راتوں کی صورت میں آمد و رفت رکھتے ہیں اطلاع مبہم ہو چکے گی۔ اور آفتاب و مہتاب اور سانسوں کے رنگوں اور سانگوں کے سوال کے اچھے بُرے کے متعلق جواب دے سکے گا اور عناصر خمسہ کی کیفیت اور کثرت سے خبردار ہوگا۔ مثلاً کو اس بات کے معلوم کرنے میں کہ اس وقت کون سے عنصر کے موافق سانس چلتی ہے نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور وہ اپنے مزاج کی خواہش سے اس بات کو پہچان جاتا ہے کہ اس وقت کون سے عنصر کی سانس ہے۔ عقل پر زور دینے سے یہ تمام حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے۔

عنصر زمین یعنی خلا خارج میں محسوس نہیں ہوتا۔ اس کا رنگ سیاہ ہے اور ناک کے نچھنے کے اندر آمد و رفت رکھتا ہے جسوقت یہ جاری ہوتا ہے مسوقت پھسکی غذاؤں کے کھانے پر طبیعت اُٹل جاتی ہے۔

نیچ یعنی عنصر آتش جو بلندی کی طرف اُٹل ہے اور مقدار چار انگل کے چلتا ہے۔ اسکا رنگ سرخ ہے اسکے چلنے کے وقت تیز غذاؤں کی خواہش ہوتی ہے۔

تیسرا عنصر خاک ہے اس سے جو سانس متعلق ہو وہ مقابل میں چلتا ہے۔ بارہ انگل اسکی مقدار ہوتی ہے۔ اس کا رنگ زرد ہے۔

۱۹ نچ اس جگہ آگ کے سے رہے ۱۲

اس کے عمل کے وقت میٹھی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔
 باسے یعنی یادی جسوقت یہ سانس چلتا ہے تو بے راہ چلتا ہے اور
 آٹھ انگل اسکی رفتار ہوتی ہے اسکا رنگ سبز ہے۔ اس کے چلنے کے
 وقت کھشی چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

جل یعنی پانی۔ اس سے جو سانس متعلق ہوتا ہے وہ پستی کی طرف
 چلتا ہے۔ سولہ انگل تک اسکی رفتار ہوتی ہے اس کا رنگ سفید ہے
 اور اسکے چلنے کے وقت لیکن چیزوں کے کھانے کی رغبت ہوتی ہے۔

سانسوں کے بدلنے کا طریقہ

جس وقت سانس سیدھے تھخنے سے جاری ہو اور چاہے کہ
 یہ اُٹنے کی طرف سے چلنے لگے تو سیدھے پہلو سے لیٹ جائے چاہے
 سیدھے تھخنے پر زور دے کر بیٹھ جائے۔ اسی حال میں تھوڑی دیر
 توقف کرے۔ سانس بدل کر اُٹے تھخنے سے چلنی شروع ہو جائے گی۔
 اسی طرح اگر اس کے برعکس ہو تو برعکس عمل کرنے سے سیدھے
 تھخنے سے جاری ہو جائے گی۔

سکھنا۔ یعنی دونوں تھخنوں سے کسی بلند جگہ پر چڑھنے یا تیز
 چلنے یا دوڑنے یا کسرت کرنے یا جماع کرنے سے جاری ہوتا ہے۔
 اس میں بجز ریاضت کے اور کوئی کام منع ہے۔

دوسرا طریقہ اور تشریح

سانس دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہو۔
 دوسری وہ کہ اندر سے باہر کی طرف اُٹے قسم اول کو سرکم اور دوسری کو
 نرم کہتے ہیں۔ ادوی یعنی جب سانس اُٹے تھخنے سے جاری ہو اور سیدھے
 کی طرف داخل ہو تو یہ طریقہ ہوتا ہے کہ پہلے سیدھے تھخنے سے کم کم اور
 آہستہ آہستہ جاری ہوتا ہے اسکے بعد میں واضح طریقہ سے چلنے لگتا ہے
 اسی طرح جب سیدھے تھخنے سے بدل کر اُٹے کی طرف جاتا ہے اسوقت
 اس سانس کو جو سیدھے میں قدر سے قلیل باقی ہو مستعار سمجھا جاتا ہے
 اس واسطے کہ وہ قریب زوال ہے اس کو جو سیدھے سے اُٹنے کی
 طرف داخل ہواست کہتے ہیں۔

علم نفس کے مشاق کو سانسوں کی تبدیلی کے وقت کا حال ضرور
 معلوم کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بہت کام پڑتا ہے معتبر وقت کسی
 سانس کے متعلق وہی سمجھا جائیگا جسوقت کہ وہ افزونی پر ہو نہ کہ زوال پر

چپ است انفاس کے ثمرات متعلق سیفر

جو کوئی اُٹے سانس کی روانی کے وقت ملازمت کی تلاش میں
 مغرب اور جنوب کی طرف روانہ ہو تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔
 مشرق اور شمال کے سفر میں ناکامی ہوگی۔

اگر سانس اٹھی جا رہی ہو اور قریبی دن ہو تو روانہ ہونے سے پہلے
سر راہ پر جا کر کھڑا ہوا اور پہلے اٹھا قدم اٹھائے اور اپنے مقصد کے
حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گا مینا بی ہوگی۔
سیدھے تختے سے سانس چلنے کے وقت مشرق اور شمال کی طرف
جانا بہتر ہے اس میں کامیابی کی امید ہے مغرب اور جنوب کی طرف
کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر سانس سیدھی چلتی ہو اور دن آفتاب کا ہونی شمسی سانس
کے دنوں میں سے کوئی دن ہو تو چاہیے کہ سفر سیدھے قدم سے شروع
کرے اس طرح کہ پہلا قدم اٹھا کر تھوڑی دیر ٹھہر جائے پھر روانہ ہو امید
ہے کہ کام حسبِ ذرا انجام پائے گا۔
سکھنا یعنی دونوں تختوں سے سانس چلتے وقت ہرگز سفر نہ کرے
کیونکہ پریشانی کے سوا اسے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اور امید نہیں کہ
وہ زخم اپنے گھر واپس آسکے۔

تندرستی اور بیماری کے متعلق احکام

جس وقت کہ سانس خاکی یا آبی اٹھی جانب سے چل رہی ہو اور
کوئی شخص آکر اپنے لئے یا کسی دوسرے کے واسطے تندرستی یا تندرستی
کے متعلق دریافت کرے تو جواب دینا چاہیے کہ تو اچھا ہو جائے گا۔
اور اگر عنصرِ آتش یا مادی میں ازالہ مرض کے متعلق دریافت کرے تو

جواب دینا چاہیے کہ یہ مرض مہلک ہے شفا ہوگی مگر دیر میں ہوگی۔
جبوقت سیدھی سانس کی روانی کے وقت کوئی بیماری کے دفعہ
کے لئے پوچھے تو جواب دینا چاہیے کہ جلد شفا ہوگی۔
اگر سانس اٹھی چلتی ہو اور سائل سیدھی طرف جدھر کی سانس بند
ہے آکر دریافت کرے کہ میرے مرض کا ازالہ کیسک ہوگا تو کہنا چاہیے
کہ بتدریج۔

جبوقت کہ سانس باہر سے اندر کی طرف جا رہی ہو اور ازالہ مرض
کے لئے کوئی سائل سوال کرے یا اور کسی کام کے لئے پوچھے تو جلد
بہتری کی امید دلا جاوے۔
جبوقت کہ دم اندر سے باہر کی طرف آتا ہو تو جواب دینا چاہیے کہ مرض ہرگز
زائل نہ ہوگا یا اور کوئی کام ہرگز نہ ہوگا۔

پرہیز اسلئے کہ جبوقت کہ خواب میں بیدار ہو اور دیکھے کہ کون سے تختے سے
سانس چلتی ہے اگر اٹھے سے چلتی ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ سرور روز تک کی
بیماری پیدا نہ ہوگی اور اگر دیکھے کہ سانس سیدھے تختے سے چل رہی ہے تو
سمجھ لے کہ دو چار روز کے بعد بخار آئے گا یا اور کوئی بیماری یا کوئی حادثہ نہ ہوگا۔
پرہیز کرشن کچھ کہ جب سوتے سے اٹھے اور دیکھے کہ اگر دم کسی جاری
ہے تو وہ ہفتہ تک بیمار نہ ہوگا۔ اور اگر اٹھی سانس چلتی معلوم ہو تو سمجھ لے
کہ کوئی مرض سرور سے پیدا ہوگا۔

۱۔ پرہیز اسلئے کچھ پہلی تاریخ ۱۱ پاک ۱۲ بھو کرشن پہلی تاریخ ۱۱ پاک ۱۲

سانس کے ذریعہ سے ازالہ مرض

اگر کسی شخص کو حرارت ہو خواہ صفراوی ہو خواہ موی یا سوداوی اسکے زائل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ناک کے سیدھے سوراخ کو ایک شیشہ نہ روز پرانی روئی سے بند رکھے اور اس طرح کہ سانس اس سے جاری ہو سکے حرارت یا سر کا درد وغیرہ کم بلکہ زائل ہو جائے گا۔ یہ عمل مجرب ہے متعدد مرتبہ تجربہ ہوا ہے۔

بعض تپوں اور تونیا وغیرہ میں اُلٹے سوراخ کو بند کر کے سیدھے سے سانس لیں تو ازالہ مرض قطعی ہو جائے گا۔

مزاحمت کا قول ہے کہ اگر کوئی دن کو اُلٹی سانس اور رات کو سیدھے تنھنے سے سانس لینے کی عادت ڈال لے تو ہرگز کوئی بیماری اور سستی یا درد ٹہریوں میں جوڑوں یا سر میں یا دانتوں میں نہ ہوگا۔ حرارت برودت اور رطوبت کا اس پر غلبہ نہ ہوگا۔ جادو اور سانپ کا زہر اور بچھو کا ڈنگ اس پر کوئی اثر نہ کرے گا۔ ہمیشہ خوش و خرم اور جوان رہے گا۔ اُس کے بال ہمیشہ سیاہ رہیں گے۔ چنانچہ جوگیوں یا اسکے مشاق لوگوں میں اس بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ البتہ کھانا محالیت دم شمس میں کھانا چاہئے کیونکہ اس سے کھانا جزو بدن ہوتا ہے اور دم قمری میں اسکے برعکس۔

۱۲۔ مزاحمت ریاضت کرنے والا۔ ہندو عابد کے متعلق یہ لفظ مستعمل ہے ۱۲

جس کسی کو زہر دیا گیا ہو یا سانپ اور بچھو نے کاٹا ہو یا اور شرارت الہی یا موزی جانوروں سے ایذا پہنچی ہو۔ اگر اُسکو مندرجہ بالا طریقہ کے موافق عادت ہوگی تو تمام شرارت زہر باطل ہو جائیں گے۔ اور اگر عادت نہ ہو تو چاہئے کہ فوراً نفس قمری جاری کریں کہ اظہار کا معالجہ جلد بدن میں نہ کیے۔ اگر کسل یا اور اندگی ہو یا کمین سے چل کر آیا ہو اور تھک گیا ہو تو قمری سانس لینے سے یہ سب برطرف ہو جاتی ہے۔ حزن و اندوہ بلکہ غشی تک کا یہ مجرب علاج ہے۔

نفس شمسی میں عورتوں سے مباشرت کرنا بہتر ہے اس میں کسل و مانگی، کم طاقتی وغیرہ کا جیم پر اثر نہیں ہوتا ہے۔ اسکا زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر عورت حاملہ ہو جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے نفس قمری میں اس کے برعکس۔

اگر مباشرت کی حالت میں خواہ کوئی سانس جاری ہو یا نہ ہو ہو کو اپنی طرف کھینچے اور چھوڑے تو بہت امساک ہوگا اور اس عمل کی مداومت کرنے سے مادہ منوی پر پورا قبضہ ہو جاتا ہے۔ جب تک کہ خود نہ چاہے ازال نہیں ہو سکتا۔

حفاظت جسم کے طریقے

جو شخص اپنی ناک کے نتھنے کے دیکھنے کی عادت ڈالے مرتے وقت تک اُسکی آنکھوں کی روشنی زائل نہ ہوگی۔

جو شخص روزانہ صبح کو اٹھ کر کان کا میل نکالے اور طباب دین میں مل کر
آنکھ میں لگا لیا کرے اسکو کبھی شمرہ وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے گی۔
جو شخص صبح کے وقت اٹھ کر کلی کرنے سے پہلے دانتوں کو بھینچ کر منہ
سے لعاب نکالے عمر بھر اس کے دانت خراب نہ کریں گے۔
جو شخص ناک کے نتھنے کو بند کر کے پانی پینے کی عادت ڈالے اس کے
جسم کی کشتی جستی سے بدل جائے گی۔ اور کبھی اسکو مانگی اور
کاہلی نہ ہوگی۔

جو کوئی اپنی نظریں اپنی پیشانی پر رکھنے کی عادت ڈالے اس کو
عجیب و غریب انوار قدرت نظر آنے لگیں گے۔
جو شخص جہاں کے وقت پیشانی کو دیکھتا رہے اسکو امساک ہوگا۔
جو شخص رات دن میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ نہ سوئے اور تھوڑی
سی بھوک باقی رکھ کر کھانا کھائے عمر بھر اسکو کوئی مرض نہ ہوگا۔
خصوصیت کے ساتھ اہل اقتساب کو زیادہ کھانے زیادہ بھوکے رہنے۔
طبع اور ہیودہ گفتگو۔ شہوت اور زیادہ مجمع میں رہنے سے بہتر کرنا چاہیے۔
جس شخص کا روزانہ صبح کو آٹھ اور رات کو سیدھا تھکا چلے اسکو یقین
کرنا چاہیے کہ وہ اپنی عمر طبی کو چوسنے کا۔

جو شخص روزانہ دن میں اپنے سیدھے نتھنے اور رات میں اُسٹے
نتھنے کو روئی سے بند کرنے کی عادت ڈالے تو چند مہینے کی عادت
سے بچھو کے ڈنک کا اُسکے جسم پر کوئی اثر نہ ہوگا اور بارہ ہال کے

بعد سانپ کا زہر بھی اُسپر نہ چڑھے گا اور کوئی عارضہ جسم میں پیدا نہ ہوگا۔
ضعف اور کستی کے اثر سے محفوظ رہے گا۔
جو شخص اسوقت سوئے کہ اُلٹی سانس چل رہی ہو وہ تندرست رہے گا۔
جو شخص اُلٹی سانس چلنے کے وقت پیشاب کرنے کی عادت ڈالے
اُس کو حبیب کی ضرورت نہ پڑے اور تندرست رہے گا۔
جو شخص اُلٹی سانس چلنے وقت دوا کھائے دوا اپنا پورا اثر کرے گی۔
جو شخص سانپ کے زہر وغیرہ کا سیدھی سانس چلنے وقت علاج
شمرے وہ کامیاب ہوگا۔

مریض کی عیادت کو سیدھی سانس کے چلنے وقت جانا چاہیے۔
کشتی یا جہاز میں سیدھی سانس چلنے کے وقت سوار ہو کر تھیرت
رہے اسی طرح تمام متحرک چیزوں پر سوار ہونا بہتر ہے۔

سال کی اچھائی بُرائی کا حال معلوم کرنا

میساکھ کے مہینہ میں جو ابتدائی سال کا مہینہ ہے شکرانہ ایک مہینہ
دن یا کبھی اکیسویں دن ہوتی یا کبھی ایک روز کم ہوتی ہے عتقر خاک یا بالی
ہو اگر اسکے شروع ہونے کی ساعت میں اُلٹی سانس چلتی ہو تو بچہ لینا
چاہیے کہ اس سال بارش اپنے وقت پر ہوگی۔ اور نہ فرم کا غلہ پیدا ہوگا۔
اور غلہ اترنا رہے گا۔ گھاس زیادہ پیدا ہوگی۔ تمام سال سن امان رہے گا۔

۱۲ شکرانہ ہر مہینہ اس میں ہوتی ہے بہتری سے ہر مہینہ کی شکرانہ معلوم کیجئے

۴۱ علم الاناس
گر سیدھی سانس چلتے دکھائی دے تو منہ بے وقت برسے گا اور غلہ کا نرخ اوپر درجہ کار ہے گا۔ گھاس اور چارہ کی قلت ہوگی۔

اگر عنصر آتش ہو اور سیدھی سانس کی طرف سے نمایاں ہو تو اس سال بارش نہ ہوگی۔ اور غلہ پیدا نہ ہوگا۔ قحط عام ہوگا۔ بھوسہ وغیرہ کی سخت قلت ہوگی۔ طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

اگر عنصر باوی کی حالت میں آتش طرف سے دکھائی دے تو منہ بوقت برسے گا۔ غلہ اور چارہ کی کمی رہے گی۔ گزشتہ فصل کی اوزانی کی وجہ سے بقدر چوتھائی حصہ کے رجائیکے ملک میں بد امنی اور بادشاہوں میں لڑائیاں ہوں گی۔ اسید دہیم اور خوف میں تمام سال ختم ہوگا۔

اگر عنصر فلک کے وقت دکھائی دے تو نہایت ہی بُرا ہے۔ پیچھے کے دروازے بند ہو جائیں گے کھیتی پیدا نہ ہوگی غلہ نہایت گراں رہے گا۔ اور دنیا میں ایک رستخیز کا عالم رہے گا۔

تھہ پر پورا شکل کچھ چیت کے مہینہ میں بھی گرانی اور اوزانی کی کیفیت میا کھ کی طرح سمجھنی چاہیے۔

پونج مہینہ کی شکر انت ستائیسویں یا اٹھائیسویں دو شنبہ جمہرات۔ اور جمعہ کو پڑے تو اس سال میں گیہوں اور اکیچ کم پیدا ہوں گی اور دودھ کا نرخ گراں رہے گا۔

اگر سکھنا سانس چلنے کے وقت میا کھ کے مہینہ میں شکر انت

۱۲ تھہ پر پورا اپنی تاریخ ابالایک ۱۲ شکر انت ہر مہینے میں ہوتی ہے ۱۲

۴۲ علم الاناس
دکھائی دے تو بارش بہت سخت ہوگی۔ تمام کھیتی تباہ ہو جائے گی غلہ کا نرخ کچھ نہ کچھ گراں ہو جائے گا۔ سلطنت میں انقلاب ہوگا اور طوائف الملوک ہوگی۔ دیکھئے والا اس سال میں مرجائے گا۔

تیج اور نومی شول شکل پچھ اسٹھ کے مہینہ میں پڑے تو اس سال میں بارش کافی ہوگی اور فصل ربيع عمدہ پیدا ہوگی۔ خربیت کو کچھ نقصان ہوئے ہوں گے۔

یکشنبہ کو پورا تھہ پڑے تو قحط کے آثار ہیں۔ زراعت میں دانہ نہ پڑے گا۔

اگر سہ شنبہ کے دن تھہ نومی پڑے تو بارش کم ہوگی اور زراعت پیدا نہ ہوگی اور بے سبب بیماری کے آدمی بہت تلف ہوں گے۔

اگر چہار شنبہ کو تھہ پورا پڑے تو قحط ہوگا تمام برساتیں بل بزمین پر چھایا رہے گا۔ مگر بارش نہ ہوگی۔

اگر نومی تھہ شنبہ کے دن پڑے تو اس سال ایک قطرہ بارش نہ ہوگی اور اکثر آدمی ضائع ہوں گے۔

اگر کاٹک کے مہینہ میں تیج سے دواشی تک تمام ابر رہے تو سمجھنا چاہیے کہ اسٹھ میں بارش خوب ہوگی۔

سادن ہری ایکادشی کو روہنی پچھتر پڑے تو بارش خوب ہوگی۔

۱۳ تیج قمری تاریخ ۱۳ ذی قعدہ ۱۳ بدی ایکادشی ۱۳ روہنی پچھتر

۱۴ پچھتر ۲۱ پچھتر کے ایک پچھتر ہے۔

متفرق سانسوں میں مجامعت و حمل کے اثرات

جیسا کہ کئی جگہ بیان کیا گیا ہے حکماء ہند کی قرارداد کے موافق مجامعت اس وقت کرنا چاہئے جس وقت کہ سیدھا نتھنا جاری ہو۔ اگر اسکے خلاف ہوگا تو اُس کے خراب اثرات پیدا ہوں گے۔ اسی طرح عناصر کی تشریح بھی کی گئی ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ عنصر خاک یا آبی میں اگر مجامعت کی جائے اور اس سے حمل قائم ہو جائے تو چھ یا سات ماہ کے عرصہ میں وہ حمل گر جائے گا۔ اور اگر اتفاقاً باقی رہا اور اُس کے لڑکا پیدا ہوا تو وہ عورت بیشمار تکالیف جسمانی اٹھا کر رہی عدم ہو جائے گی اور کوئی علاج اسکے لئے کارگر نہ ہوگا۔

اگر اٹا نتھنا جاری ہو اور اس وقت عنصر باوی ہو اور عورت سے مجامعت کرے تو اسی وقت نطفہ قرار پائے گا۔ مگر چند روز میں اختلاط منی کے سبب سے اُس کے دماغ میں سودا اور شورش پیدا ہو جائیگی اور لڑکی پیدا ہوگی۔

اگر عنصر خلا کے وقت مجامعت سے حمل رہے تو بعد انقضائے مدت حمل لڑکا پیٹ میں قائم ہو جائے گا اور بڑی تکلیف ہوگی۔

اگر سکھنا یعنی دونوں تھنوں کے چلنے کی حالت میں حمل رہے تو چند روز کی مدت میں یا وہ حمل گر جائے گا اور اگر قائم رہے گا تو اس کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا نہایت مشہور و معروف فقیر ہوگا۔

علم القفاس
اگر کوئی شخص پوچھے کہ خلاص عورت حاملہ ہے یا نہیں ہے تو اگر سائل نفس جاری کی طرف ہے تو نفی میں جواب دینا چاہئے یعنی کہدینا چاہئے کہ وہ حاملہ نہیں ہے۔ اور اگر ہند دم کی طرف ہے تو جواب دینا چاہئے کہ وہ حاملہ ہے۔

اور اگر دم قمری جاری ہو تو ہرگز ہرگز دو تین مرتبہ عورت سے مجامعت نہ کرنی چاہئے۔ اس واسطے کہ اس سے رطوبت کے غلبہ کا سخت اندیشہ اور بیماری کا خوف ہے۔ بچپن پیدا ہونے کا ڈر ہے مگر دم آفتاب جاری ہو تو کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ انزال کے وقت منی بہت کم نکلے گی اور کوئی نقصان نہ ہوگا۔

جوابات مولود بذریعہ سانس

اگر کوئی سیدھی سانس کے باہر نکلنے کے وقت سوال کرے اور اس وقت سسٹون عنہ کا دم اٹنا چل رہا ہو۔ کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہو یا لڑکی تو کہدینا چاہئے کہ لڑکا پیدا ہوگا مگر زندہ نہ رہے گا۔

اگر سائل اور سسٹول کے دم میں موافقت ہو یعنی دونوں کی سیدھی سانس چل رہی ہو تو جواب دینا چاہئے کہ لڑکا پیدا ہوگا اور زندہ رہے گا اور نہایت سعادتمند ہوگا۔

اگر سائل اس وقت سوال کرے کہ اُسکی سانس اُٹنی چل رہی ہو اور سسٹول عنہ کی سانس سیدھی ہو تو جواب دینا چاہئے کہ لڑکی پیدا ہوگی

۲۶ علم الغناس
گمراہ جائے گی اور اگر سائل اور مسئول دونوں کی سانس الٹی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ لڑکی پیدا ہوگی اور عطر بی تک زندہ رہے گی۔

اگر کھٹا سانس کے چھنے کے وقت یہ سوال کرے تو جواب دینا چاہیے کہ جوڑواں دو لڑکے پیدا ہونگے۔

اگر غصہ خلا کے وقت سوال کرے اور اسکا سانس بھی ویسا ہی چل رہا ہو تو جواب دینا چاہیے کہ محل ضائع ہو جائیگا۔ یا عینین بچہ پیدا ہوگا۔

دوسرا طریقہ اگر بچھنے والا بچھے کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہو گیا لڑکی تو فوراً اپنے دونوں نتھنوں کو دیکھے اور خیال کرے کہ کون سا چل رہا ہے اگر بچھنے والا ادھر ہی کی طرف ہو تو اُسکو بیٹا پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی جائے ورنہ لڑکی کی۔ اور اگر برابر میں ہو تو جوڑواں بچہ کی اگر حالت پر کش میں مسئول عنہ کا کوئی نتھنا تیز چلنے لگے تو خبر دینی چاہیے کہ بچہ پیدا ہو کر مر جائیگا۔

بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ اگر بچھنے والا چند زناری کی طرف ہو تو لڑکی کا نشان دینا چاہیے ورنہ لڑکے کا اور اگر کھٹا ہو تو خنثی کی علامت ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر دم خاکی یا آبی ہو تو لڑکے کی اور آتش یا بادی ہو تو لڑکی کی علامت ہے اور آکاسی میں تو لڑکی اُمید ہی نہ رکھنی چاہیے۔

اگر ایسی حالت میں کہ سانس ایک طرف سے دوسری طرف تبدیل ہو رہی ہو تو لڑکے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ محل ساقط ہو جائے گا۔

غالب مغلوب کے متعلق جوابات

جو دو شخص مقابلہ کاراؤہ کر رہے ہیں اگر انہی اپنی فتح و شکست کے متعلق دریافت کریں۔ اگر مغلوب بچھنے والا اس طرف سے آیا ہو کہ سانس اسی طرف سے جاری ہے تو جواب دینا چاہیے کہ فتح اسی کی ہوگی اسی طرح اگر دوسرا سوال کرنے والا اُس طرف آکر سوال کرے جس طرف کا نتھنا بند ہے تو اُسکو بھی فتح کا اُمیدوار کرنا چاہیے۔

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے متعلق جو باہم لڑنے والے ہیں دریافت کرے کہ کسی فتح ہوگی تو غور کرنا چاہیے بچھنے والے نے جسکا نام پہلے لیا ہے اُسی کی فتح ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ سائل اس طرف ہو کہ جس طرف سے سانس چل رہی ہو۔ اور جس کا نام بعد میں لیا ہے اور سائل اس طرف ہے کہ ادھر کی سانس نہیں چلتی تو اُسکی فتح ہوگی۔ اور اگر سائل اس طرف آیا جہاں کا نتھنا خنثی چلتا اور مندرجہ بالا سوال کیا تو جس کا نام اول میں لے گا اُسکو شکست ہوگی۔

جنگ کے احتیاطی پہلو

جیسا کہ بیان کیا گیا جنگ اُس وقت کرنی چاہیے جس وقت نتھنا سیدھا چل رہا ہو۔

جو شخص نصیم ہے اُسکو اُس وقت جنگ کرنی چاہیے جس وقت کُاسکا

علم النفس
نفس قمری جاری ہو۔ اور بغلاف ضخیم کے کہیں سے جنگ کا ارادہ کر کے
آئینہ النفس شمسی کے وقت جنگ شروع کرے۔ ان دونوں صورتوں
میں فتح کی اُمید ہے۔ یہ بھی قاعدہ ہے کہ حیوت دشمن سے مقابلہ کرے
تو جو تھکنا جاری ہے اسکو دشمن کے مقابلہ سے پھیرے اور نفس خالی
اُسکے مقابلہ رکھ کر جنگ کرے۔ اس قاعدہ پر عمل کرنے سے دشمن ضرور
مغلوب ہوگا۔ یا مر جائیگا۔ حکم کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی شک و
شبہ نہیں ہے۔

اسی طرح جب دشمن پر دادر کرے تو سمت خالی سامنے رکھے۔
اور جب دشمن سر پر آجائے اور وہ وار کرنا چاہے تو جانب نفس جاری
اُس کے مقابلہ کر دے ہرگز زخمی نہ ہوگا۔ اور اگر زخمی ہوگا تو زخم
کاری نہ لگے گا۔

اگر نفس قمری جاری ہو تو قمر کے مقابلہ یا چپ رکھنے سے اور اگر
نفس شمسی جاری ہو تو آفتاب کو پس پشت یا سیدھی طرف رکھنے سے
لڑائی کرنا چاہیے اُمید ہے کہ فتح ہوگی۔

اگر مقیم کا نفس قمری جاری ہو اور چاند مشرق یا شمال کی جانب ہو
تو اُسی کی فتح ہوگی۔ اور اگر آسنے والے کا نفس شمسی جاری ہو اور سورج
مقیم کے مغرب یا جنوب میں ہو تو آسنے والا فتح پائے گا۔ یہ بات اس طریقہ
سے معلوم ہو سکتی ہے کہ جب قمر مثلثہ آتش محل اسد یا قوس میں ہو تو
وہ مشرقی سمت مانی جائے گی۔ اور اگر مثلثہ بادی یعنی جوز امیزان دلو

علم النفس
میں ہو تو قمر مغربی ہوگا۔ اور اگر مثلثہ آبی یعنی سرطان عقرب حوت میں ہو تو
شمالی ہوگا۔ اسی طرح سورج کو قیاس کرنا چاہیے۔ دم شمسی کے جاری ہونے
کے وقت اگر کوئی شخص کسی قلعہ کی فتح یا جنگ کے لئے جانے کی اجازت
طلب کرے تو اجازت دینا چاہیے کیونکہ اسی کو کامیابی ہوگی۔

اگر مسائل اس وقت کہ مسلول کا دم شمسی جاری ہو اور وہ جانب چپ
کھڑا ہو تو اُسکو جواب دینا چاہیے کہ مبارک ہے۔ اسی طرح اگر مسائل
کا دم قمری جاری ہو تو ہتر ہے۔ اور دم شمسی میں ملے ہو نا چاہیے۔
جو شخص سیدھی سانس چلتے وقت جب کہ عنصر آتش ہو جنگ کے
واسطے روانہ ہو تو یقینی فتح ہوگا۔

جو شخص کہ عنصر آبی کے وقت روانہ ہوگا زخمی ہو کر واپس آئے گا۔
جو سردار عنصر خلا کے وقت جنگ کے لئے روانہ ہوگا۔ وہ جنگ
میں مارا جائیگا۔

جو شخص کہ عنصر خاک کے وقت روانہ ہوگا۔ بغیر جنگ کے مصالحت
کے ساتھ واپس آجائے گا۔
عنصر آتش جنگ کے واسطے بہتر ہے۔

اگر دو مخالف سردار سیدھی سانس کے چلتے وقت بارادہ جنگ سوار
ہوں تو ان میں سے اُسکی فتح ہوگی جو پہلے سوار ہوا ہے۔
سکھنا سانس کے چلتے وقت جو کوئی جنگ کے واسطے روانہ
ہوگا اُسکو پھر واپس آنا نصیب نہ ہوگا۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ غلام کا لشکر آ رہا ہے یا نہیں تو اگر اسی سانس چلتی ہے اور پوچھنے والا اسی ہی طرف ہے تو یہ نشان ہے کہ غلام کا لشکر آ رہا ہے۔ اور اگر پوچھنے والا سورج ناری یعنی سیدھے تھکنے کی طرف ہے تو جواب دینا چاہیے کہ لشکر نہ آوے گا۔ اور اگر آتش یا بادوی ہو تو آئے گا۔ اسی ہو تو کوئی جواب نہ دینا چاہیے۔

اگر صلح یا لڑائی کی جگہ کے متعلق سوال کیا جائے تو چند ناری سانس کے وقت جواب دینا چاہیے کہ پیچھے کی طرف صلح ہوگی۔ اگر سورج ناری کے وقت سوال کیا جائے تو سامنے کی طرف۔ اگر خاکی سانس ہو تو لڑائی بہت زبردست ہوگی اور بہت آوی زخمی ہوں گے اور اگر آتش یا بادوی یا اکاسی ہو تو دونوں طرف بہت نقصان پہونچے گا۔ اور اگر آبی ہو تو صلح ہو جانے کی امید ہے۔

اگر کوئی اپنے او دشمن کے متعلق ایسی حالت میں سوال کرے کہ خاکی سانس ہو تو جواب دینا چاہیے کہ جنگ ہوگی اور بہت سے آدمی ہلاک ہوں گے۔ اور اگر سانس آتش ہو تو پوچھنے والا بقیع و فیر واپس آئے گا۔ اور اگر بادوی ہو تو شکست کی خبر دینا چاہیے۔ اگر اکاسی ہو تو پوچھنے والا اسی طرف الٹی میں مارا جائے گا۔ اور آبی ہو تو صلح ہو جائے گی۔

اگر دو ایسے شخصوں کے متعلق سوال کیا جائے جن میں ایک اپنے وطن کا اور دوسرا غیر جگہ کا رہنے والا ہے۔ ایسی صورت میں

اگر چند ناری سانس ہے تو طینی کو اور اگر سورج ناری ہے تو غیر وطن کو فتح ہوگی۔ اور اگر پوچھنے والا اسی ہی طرف ہو اور سانس چند ناری ہو تو نام کے اعداد جو پڑنا چاہئیں جسکے حرف جفت ہوں گے اسی کی فتح ہوگی۔ اور اگر پوچھنے والا سورج ناری کی طرف ہو اور سانس بھی سورج ناری ہو تو جسکے حرف طاق ہوں گے اسی کو فتح ہوگی اور اگر سانس اس طرف ہو جو دھڑکا تھا ناپل رہا ہے اور دونوں کے نام جوڑنے سے ایک سے حرف نکلیں تو جس کا نام پہلے لیا ہے وہ فتح ہوگا۔ اور اگر پوچھنے والا اُدھر ہے جدھر کا نقصان ہے تو صورت مندرجہ بالا میں اُس کو فتح ہوگی جس کا نام بعد کو لیا ہے۔

بھاگے ہوئے کے متعلق جوابات

اگر قمری سانس کے چھنے کے وقت سائل اپنے کسی غلام وغیرہ کے بھاگنے کے متعلق سوال کرے تو یہ بہتری کی علامت ہے۔ اگر اسی طرف سے کہ وہ قمری جاری ہے آ کرے سوال کرے کہ بھاگنے والا زندہ ہے یا مر گیا اور اُسکا بھی وہی تھا چلتا ہو جو مسئلہ عنہ کا چل رہا ہے تو جواب دینا چاہیے کہ بھاگنے والا زندہ ہے۔

اگر اس طرف آ کر کھڑا ہوا یا بیٹھا جدھر کا وہ جاری ہے تو بھی یہی مندرجہ بالا جواب دینا چاہیے۔ اگر سمت مخالف سے آئے اور اُس وقت سانس کی رفتار تیز نہ ہو تو جواب دینا چاہیے کہ مر گیا۔

اگر اس حالت میں کہ سانس خاکی چل رہی ہو اور بھانگے ہوئے کے آنے کے متعلق سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ وہیں تلاش کرو بھانگے لگا۔

اگر آبی کے وقت مندرجہ بالا سوال کیا جائے تو جواب دینا چاہیے کہ جلد واپس آئے گا اگر بادی کے وقت سوال کرے تو کہہ دیا جائے کہ وہ کسی دوسری جگہ چلا گیا۔

اگر آتش کی وقت میں سوال کیا جائے تو مر جانے کی علامت ہے۔ اگر آکاسی کے وقت پوچھا جائے تو کوئی جواب نہ دینا چاہیے۔

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بھانگے والا کس طرف گیا ہے تو عنصر کی خاصیت دیکھ کر حکم لگانا چاہیے اگر اس وقت عنصر آتش ہے تو بھانگے والا مشرق کی طرف ہے اور اگر بادی ہے تو شمال کی طرف ہے اور اگر خاکی ہے تو جنوب کی طرف ہے۔

چونکہ عناصر کا معلوم کرنا کچھ دیر چاہتا ہے جسکی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے مگر چونکہ فوراً جواب دینے کی وجہ سے اتنی مہلت نہیں مل سکتی اسواسطے جلد سے جلد اس صورت سے عناصر کی حالت معلوم کر سکتا ہے کہ سوال کرتے ہی معلوم کرے اگر اس وقت سانس بارہ انگل چلتی ہے تو سمجھے کہ عنصر آتش ہے اور اگر آٹھ انگل چلتی ہے تو سمجھے کہ بادی ہے اور اگر چار انگل چلتی ہے تو آبی ہے اور اگر اس سے بھی کم ہو تو خاکی ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جو سانس اوپر کی طرف جائے

وہ آتش ہے۔ اور جو برابر جاتا ہے وہ بادی ہے اور جو بھاری چلتا ہے وہ آبی ہے۔ اور جو سخت چلتا ہے وہ خاکی۔ تجربہ کار کو ان سب کی شناخت ہو سکتی ہے۔ مگر مجھے ایک کامل شخص سے معلوم ہوا کہ پانچ رنگوں کی گولیاں جیب میں ڈال لے یعنی وہ رنگ کہ جس عنصر کا بخور رنگ ہو اسی کے موافق شیشے کی گولیاں جیب میں رکھے جیسے ہی کوئی سوال کرے فوراً کوئی جیب سے نکالے جس رنگ کی گولی نکل آئے اس وقت وہی عنصر ہے اسی کے موافق حکم کرنا چاہیے۔ یہ طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔

اسرار ولی کے جوابات

اگر کوئی سوال کرے کہ اس وقت ہمارے دل میں کیا ہے اور کس قسم کے خیالات ہیں تو اپنی سانس پر غور کرے اگر خاکی چل رہا ہے تو جواب دینا چاہیے کہ اس وقت مجھے گھاسنوں درختوں یا زراعت وغیرہ کا خیال ہے۔ اور اگر سانس آبی ہے یا بادی تو جواب دینا چاہیے کہ جاندار کے خیالات ہیں۔ اگر آتش ہے تو جلاوت یا معدنی چیزوں کا خیال ہے اگر آکاسی ہے تو کہنا چاہیے کہ حرف دھوکہ ہے۔ تمہارے دل میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ فلاں خبر جو اڑی ہوئی ہے صحیح ہے یا جھوٹ ہے۔ اس وقت اگر اٹا نتھنا چلتا ہو تو کہہ دے کہ سچ ہے اور اگر سیہا ہو تو کہہ دے کہ جھوٹ ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

بیمار کی شفا و عدم شفا کے جوابات

اگر کوئی شخص بیمار کی زندگی اور موت کے متعلق سوال کرے تو اگر بیمار کے نام کے اعداد و اطاق ہیں اور جواب دینے والے کا دم شمسی ہے اور سائل بھی آدھری سے آیا ہے تو جواب دینا چاہیے کہ شفا ہو جائیگی اور اگر سانس قمری ہے اور بیمار کے نام کے اعداد و حفت ہیں اور سائل مسئلہ عندہ کے سانس کی طرف سے آیا ہے تو بیمار کے مرجانے کی حکمت ہے۔ بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر بیمار کے متعلق سوال کرے اور مسئلہ عندہ کی سانس چند ناری ہے مگر سائل سورج ناری کی طرف سے تو بیمار مرجائے گا۔ اور اگر دونوں کی سمت متعلق ہے یعنی چند ناری سانس ہے اور سائل بھی چند ناری کی طرف سے تو بیمار جلد تندرست ہو جائے گا۔ اگر دریافت حال مسئلہ عندہ کی سانس سورج ناری ہے اور سائل بھی آدھری ہی ہے تو بیماری کے طول کی علامت ہے۔ مگر مریض آخر میں چھا جائے گا بعض اس طرح جواب دیتے ہیں کہ سانس کو دیکھتے ہیں اگر دراز ہے اور اپنے شباب پر چل رہی ہے تو بیمار کی صحت کا نشان ہے اور اگر منقطع ہو کر دوسرے شخص کی طرف جاری ہے تو برعکس سمجھنا چاہیے۔ جو سانس خوب چل رہی ہو اس کو نفس زندہ اور جو بہت کم ہو اس کو نفس مردہ کہتے ہیں علیٰ ہذا قیاس تمام قسم کے بیماروں مثلاً زیر کھانے والے۔ یا سیب زندہ وغیرہ کو اسی قاعدہ کے مطابق جواب دینا چاہیے۔

چونکہ حکمانے مرگ و حیات کی خارجی اور بھی شناختیں مقرر کی ہیں لہذا مناسب موقع سمجھ کر وہ بھی لکھی جاتی ہیں۔ جواب دینے والے کو چاہیے کہ وہ سائل کے جواب میں تامل کرے اور ان علامات کے معلوم کرنے کے بعد جواب دے۔

اگر مریض کو آفتاب کی شعاع نظر نہ آئے تو پندرہ روز کے بعد مرجائے گا۔ اگر غور کرنے پر وہ جگہ جو دونوں بھوئوں کے درمیان میں ہے نہ دکھائی دے تو وہ نو دن کے بعد مرجائے گا۔ اگر آئینہ چلی میں پیشانی نہ دکھائی دے تو پندرہ روز میں مریض مرجائے گا۔ جب دونوں سانسیں ساتھ ساتھ چلیں تو مریض پانچ ساعت کے بعد مرجائے گا۔

جب ساعت میں نقصان عائد ہو تو ایک ہفتہ زندگی کا باقی سمجھنا چاہیے بعض کہتے ہیں کہ ایک شبانہ روز ایسا ہوتا ہے۔

جب بصارت میں فرق آجائے تو پانچ روز زندگی کے باقی ہیں۔

جب خوشبو اور بدبو کی تیز نہ رہے تو تین روز زندہ رہے گا۔

جب زبان منہ سے باہر نہ نکلے تو دوسرے روز مرجائے گا۔

جب تیل یا پانی وغیرہ میں صورت نہ دکھائی دے تو پانچ روز زندگی کے باقی رہے ہیں۔

اگر ناک نہ دکھائی دے تو صرف تین روز موت میں باقی ہیں۔

جب سانس منہ سے آنے جانے لگے تو وقت موت بہت قریب ہے۔

جب عداوت و انحراف میں فرق آجائے۔ مزاج میں اگر بربادی ہے تو اُسکے بجائے سختی اور اگر سختی ہے تو اُسکے بجائے نرمی پیدا ہو جائے۔
تو وہ مریض تندرست رہے گا۔ ہر شخص کی خواہ وہ کتنا ہی پیارا ہو محبت کم چلتی ہے۔ دل پر ایک ویرانی کا سا عالم رہتا ہے۔ آنکھوں میں ایک سرور و خفیت سا رہتا ہے۔ اور وارغ بھولا بھولا سا رہتا ہے۔
جب آوازیں فرق میں پیدا ہو جائے تو دو ہفتے سے زیادہ زندگی نہیں ہوگی۔

جب زبان کا مزہ جاتا رہے تو روزِ روزِ زندگی کے باقی ہیں۔
جب چہرہ کے تمام خط و خال متغیر ہو جائیں تو بارہ گھنٹے سے زیادہ زندگی کی اُمید نہیں ہے۔

جوابات عام

اگر کوئی سائل سانس کے جاری ہونے کے وقت کوئی سوال کرے تو جو کچھ سوال کیا ہے خواہ وہ اچھا ہو خواہ بُرا بلا تکلف جواب دینا چاہیے کہ وہ کام ہو جائے گا۔ اور اگر خالی تھکے کی طرف سے آکر سوال کرے تو جواب برعکس دینا چاہیے۔

اگر سائل مسئلہ عنہ کے مقابل میں ہو یا چھت پر ہو یا اور ایسی ہی جگہ پر کہیں ہو۔ یا الٹی طرف ہو تو ان صورتوں میں جانبِ چپ شمار کرنا چاہیے۔ اگر اس وقت سانس الٹی جاری ہو تو بھی جواب بہتر دینا چاہیے۔

اگر سائل سیدھی طرف یا پس پشت یا نشیبی جگہ پر ہو تو اس صورت میں اُسکو سیدھی طرف بھگنا چاہیے۔ اور اس صورت میں اگر سانس سس ہو تو جو کچھ وہ پوچھے اس صورت میں بہتر جواب دینا چاہیے۔ اور اُسکے برعکس جو اسب دینا چاہیے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر سائل سوال کرتے وقت نفس شمس کی طرف ہو تو عبارت سوال کے اعداد و نکال کر گن لینے چاہئیں۔ اگر طاقی ہو تو اُس کا کام ہو جائے گا۔ اور اگر جفت ہے تو کام ہونے کی اُمید نہیں ہے۔ اسی طرح اگر نفس قمری کی طرف سائل ہو تو اس کے حروف سوال کی طرف توجہ کرے اور جمع کر کے دیکھے اگر جفت ہے تو بہتر ہیں ورنہ برعکس۔

بیان کیا گیا ہے کہ نفس شمس میں جو حاجت بادشاہ وغیرہ سے چاہی ہے اُس کے پورے ہونے کی اُمید ہے۔ مگر سیدھی طرف سائل کا زیادہ چلنا انسان کی پریشانی خاطر کی دلیل ہے۔ اور کاموں کا شروع کرنا نفس قمری میں اچھا ہے۔

جب صبح کو اُٹھے تو دیکھے کہ کون سی سانس چل رہی ہے اور دیکھے کہ اس روز کے ستارہ سے موافق ہے یا نہیں۔ اگر موافق ہو یا موافق کر سکے تو تمام خوشی اور شادمانی کے کام اس روز انجام دے سکتا ہے۔ اور اگر اس روز کے ستارہ اور سانس میں موافقت نہیں ہے تو وہ دن گن ہے اس روز کوئی ایسا کام نہ کرے ورنہ پشیمانی ہوگی۔

سائنس کے ذریعہ سے حب کے عمل

سات روز صبح کے وقت جبکہ دم قمری جاری ہو سات گھنٹہ پانی اُسوقت پئے جبکہ سانس اندر جاری ہو۔ یعنی جب سانس اندر جائے اُسی وقت ایک ایک گھنٹہ کر کے پانی سے یا ایک دم پانی سے اور اپنے خیال میں اُس مشوق کو اپنے حکم کا تابع تصور کرتا رہے اس عمل سے اُس کو بہت سخت محبت ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص کسی عورت پر عاشق ہو تو قمری سانس چلتے وقت سنبھل کی کٹڑی بقد رسات انگلیوں کے لئے کر کسی جگہ کاڑوینا چاہیے۔ وہ نہایت مہربان ہو جائیگی۔

اسی طرح اگر حالت محبت میں عورت کے ہونٹ پر ہونٹ کھکرائیں سے مگر اُسوقت کہ نفس شمسی جاری ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جو مرد کی سانس سے ہوا نکلتی اُسی سے وہ عورت سانس لے گی یا کم از کم دوسری ہوا میں شامل ہو کر وہ اُسکی سانس میں شریک ہوگی غرض کہ اکیس مرتبہ سانس عورت کے نتھنے میں پہنچے وہ سخت تابعدار ہو جائے گی اور اگر عورت یہ کرنا چاہے تو وہ بھی اکیس سانسیں مرد کے نتھنے میں پہنچا دے مگر اُسکی سانس اُٹھتی ہوئی چاہیے۔ اگر اپنی سات سانسیں سیدھی عورت کے کان میں پہنچا دی جائیں تو محبت کے لئے وہ بھی اکسیر ہیں۔

ستاروں کی تدبیر اور تائید یہ ہے۔ زحل مومنٹ۔ مشتری مذکر مریخ مذکر۔ شمس مذکر۔ زہرہ مؤنث۔ عطارد خنثی۔ قمر مؤنث ہے۔

دونوں کی تدبیر و تائید یہ ہے۔ شنبہ مؤنث۔ یکشنبہ مذکر۔ دو شنبہ مؤنث۔ سہ شنبہ خنثی۔ چہار شنبہ مؤنث۔ پنج شنبہ مذکر۔ جمعہ مؤنث۔

اگر کوئی شخص بچے کے پڑھنے پڑھانے۔ یا شادی یا نوکری وغیرہ کے لئے یا تجارت کے متعلق سوال کرے تو اگر اُس وقت عنصر آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ جلد کامیابی ہوگی اور اگر خاکی ہو تو بہ دیر اور ہوائی ہو تو بہت تھوڑی دیر۔ اور آتش ہو تو جواب دینا چاہیے کہ فائدہ کے بعد نقصان کا اندیشہ ہے۔ اور آکاسی ہو تو کوئی کام نہ ہوگا۔

اگر شخص کے متعلق دریافت کیا جائے۔ اور اُس وقت سانس خاکی یا آبی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ بارش ہوگی۔ مگر عنصر آبی میں زیادہ تر بارش کی امید ہے۔ اور اس وقت عام طریقہ سے وہ نفع پہنچائیگی۔ اور اگر بادی ہو تو جواب دینا چاہیے کہ ابر جمع ہوگا مگر بارش کی امید نہیں ہے۔ اور اگر آتش ہے تو کچھ ترشح ہوگا۔

اگر کھیتی کے نفع نقصان کے متعلق سوال کریں تو اگر سانس آبی یا زمینی یعنی خاکی ہو تو ابھی پیداوار ہوگی۔ مگر خاکی میں زیادہ ہوگی۔ اور اگر بادی ہو تو پیداوار معمولی ہوگی اور آتش ہو تو پیداوار بالکل نہ ہوگی۔ آکاسی میں لاعلمی کا جواب دینا چاہیے۔

تسخیر قلوب کے واسطے یہ عمل بے مثل ہے۔ کشتہ بک چاند برج سرطان میں ہو
آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت جبکہ دم قمری ہو۔ چھ لکڑیاں پیلے سیلے
چھندہ گہرا درو کسی شیریں سیوہ دار درخت سے لیکر چار لکڑیاں چار سمت
گاڑ دے اور دو لکڑیاں اُس کے درمیان میں ایک اپنے نام سے اور ایک مطلوب
کے نام سے۔ مگر اتنی کہ چار انگلی زمین سے اوپر رہے۔ اور ایک کچا دھوا کا
لے کر سات تار اُس کے اُن لکڑیوں پر یہ کتھے ہوئے کہ فلاں کی دوستی
کے لئے لپیٹتا ہوں لپیٹے۔ اس عمل سے وہ عزیز ترین مخلوق ہو گا۔

اگر کوئی شخص سخت مخالفت ہو تو اُس وقت جبکہ قمری سانس چل رہی ہو
کسی بارغ میں جا کر ایک سو اٹھ چوٹی کسی ایک قسم کے لے کر جمع کرے اُس کے
بعد دریا پر جا کر ایک ایک پھول اُس کا نام لے کر دریا میں ڈالتا جائے
یہاں تک کہ تمام پھول دریا میں ڈال دے وہ شخص بے حد مرہبان ہو جائیگا۔

اگر کسی کو اپنے اوپر دوست اور مرہبان کرنا ہو تو دم شمسی کے چلنے کے وقت
سات مرتبہ اُس کے سیدھے پاؤں کی خاک اُٹھا کر دوسری خاک میں اُس شخص
کے دروازے کے سامنے ڈال دے۔ اور وہاں سات دائرہ بنا دے جیسے ہی
اُس کا پاؤں اُس دائرہ میں پڑے گا دوست ہو جائے گا اور ہر وقت عمل
کرے واسے کی طرف اُس کی توجہ مبذول رہے گی۔

اگر کسی دشمن کو اپنے اوپر مرہبان کرنا ہو تو پیر کے دن قمری سانس چلتے
وقت اُس کے سامنے جا کر اُس کے بائیں طرف بیٹھ جائے۔ اُس کی دشمنی دوستی
سے بدل ہو جائے گی۔

بنفس کے عملیات سانس کے ذریعہ سے

دشمنوں کی زبان بندی کے لئے یہ عمل مجرب ہے۔ جو وقت کہ دم قمری
چلتا ہو سات لکڑیے صوم کے اپنے منہ میں لے لے اور اُن کو منہ سے
نکال کر سب کو اپنے ساتھ لے لے پھر اُس شخص کے پاس چلا جائے۔
ہر گویا سے اُس کی زبان بند ہو جائے گی۔

اگر چاہے کہ دشمن آوارہ اور پریشان ہو جائے تو دم شمسی کے چلنے کے
وقت مرگھٹ میں جا کر چلے ہوئے مردہ کی خاک لے لے اور اُسے ہاتھ پر
رکھ کر دریا کے کنارے چلا جائے اور دشمن کو اپنے متغیلہ میں حاضر کرے
جو وقت کہ سانس باہر نکلے وہ خاک دریا میں ڈال دے وہ شخص آوارہ
اور پریشان ہو جائے گا۔

دشمن کی ہلاکت کے واسطے دم شمسی کے چلنے کے وقت کسی مردہ کی
جلی ہوئی خاک لے کر ۲۱ دائرہ مسروں کے اُس میں لاکر مدار کی لکڑی
لیکڑی گھلائے اور وہ مسروں ملائی ہوئی خاک اکیس مرتبہ کر کے اسیں
چھوڑ دے اور دشمن کا خیال رکھے۔

اگر دو شخصوں میں دشمنی کو رافق منظور ہو تو دم شمسی کے جاری ہونے کے
وقت ہمیشہ سے ایک سو میں جگہ مدار کے درخت کو گود دے۔

جس لکڑی سے مردہ جلاتے ہیں وہ چار لکڑیاں آدھی جلی ہوئی
لے آئے اور دم شمسی کے اجرا کے وقت جہاں دشمن رہتا ہو وہاں جن لکڑی

دشمن اپنی جگہ بے حس و حرکت رہ جائے گا اور چل بھرنہ سکے گا۔
 جسوقت کہ دم شمسی جاری ہو تو کالے گدھے کے کان سے تھوڑا سا
 خون لے لے اور کو سے کے پر کے اوپر سیدھی طرف چار مرتبہ اور اسی طرف
 تین مرتبہ دشمن کا نام لکھ کر چھوڑ دے وہ شخص تباہ اور گوارہ ہو جائے گا۔
 اگر دو آدمیوں میں دشمنی کرنا منظور ہو تو ہمارے سات پھول دم شمسی
 کے اجرا کے وقت لے لے اور ان دونوں آدمیوں کا نام لے کر جلا دے
 دشمنی ہو جائے گی۔

اگر کسی دشمن کو دوست بنانا اور اپنے اوپر مہربان کرنا منظور ہو تو
 دم شمسی کے اجرا کے وقت پیل کی ایک لکڑی بقدر سات انگلی کے
 لے کر اپنے پاس رکھے اور دشمن کے پاس چلا جائے جب وہاں سے
 واپس آوے تو اُسے پانچ پرزور دیکر بیٹھے اور وہ لکڑی اُس کے
 دروازے کے سامنے مدفون کر دے اُسوقت کے بدوہ دوست ہو جائیگا

جوگیوں کے بعض عمل جو سانس سے متعلق ہیں

جو چند چیزیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں یہ متحدہ جوگیوں کے
 متعلق ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ جنگ باد جو ملک و مال اور
 ظاہری جاہ و احتشام کے اکتساب ریاضت میں اس قدر کوتاہی نہ کرتا تھا
 کہ فرار وایان ماضی و حال میں سے کوئی اُس کے برابر نہیں ہوا اپنے
 کمالات کے اکتساب کی وجہ سے ہمیشہ سیدھی انگ کی زبان کے

بچے ایک ایک ٹھٹھی کو گلوں کی آگ سے بھری ہوئی رکھتا تھا اور آگ کا ذرہ
 برابر پیراژد ہوتا تھا۔ اُسے پانچوں کے تلوے سے ہیشہ حسین عورتوں
 کی چھاتیوں پر ساس کرتا تھا مگر کبھی حرص ہوا اور شہوت کا آپس لڑنے ہوتا
 تھا۔ اسی طرح ہندی کتابوں میں مرقوم ہے کہ سری سدا شیو جی جنھوں
 نے بہت سے اسرار نہانی ظاہر کئے ہیں سدا سدا سن مانے کیلاش کے
 چھاڑ پر بیٹھے ہوئے رات دن عبادت و ریاضت میں مصروف ہیں اور
 پارتی جی اُسے قدم پر بیٹھی ہیں مگر کبھی ان کو ملاعبت اور مجامعت کی
 خواہش نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ یہ سب راج جوگ کا اثر ہے۔ لہذا جو شخص
 اپنے نفس پر پورا قابو پانا چاہے اور اپنی جاوید خواہشات پر کھڑا بنے
 کی آرزو رکھتا ہو اسکو راج جوگ کا عمل کرنا چاہیے مگر کرنے سے پہلے مندرجہ
 ذیل چیزوں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔

غذا کڑوی۔ یا تیز اور زیادہ نمک۔ یا بہت گرم اور بہت ٹھنڈی
 نہ کھائے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز کرنا رہے۔ سجنہ کی چلی۔ اور
 مولیٰ تل۔ کھٹا ہی۔ چنا۔ گدھرم۔ پس۔ پیاز۔ سلجم۔ زیادہ شیرینی مثل گڑ
 وغیرہ کے نہ کھائے۔ اس کے ایک سو بیس عمل ہیں۔ مگر چند عمل ان میں سے
 ایسے ہیں کہ دنیا دار بھی کر سکتے ہیں ہم ان میں سے کچھ لکھتے ہیں۔

(۱) جسوقت پیشاب کرنے کے لئے بیٹھے تو سانس کو کھینچے اور پیشاب
 نہ کرے بلکہ ایک ایک قطرہ پیشاب کی عادت ڈالے۔ جب تھکے
 حاجت کی ضرورت ہو تو بائیں طرف زور دے کر بیٹھے۔ اور

۶۳ علم الانفاس
 گھٹنی رگ کو جو دریافت کرنے پر تجربہ کاروں سے معلوم ہو سکتی ہے اُسے ہاتھ
 کی پہلی انگلی سے دبائے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بایاں ہاتھ دباؤ
 اور سیدھے ہاتھ سے سانس زور سے کھینچے اور چار لحظہ تک روکے رہے
 بعد ازاں آہستہ آہستہ بائیں طرف سے سانس کو نکال دے اور اس حالت میں
 اپنی پیشانی پر نظر رکھے یہاں تک کہ اس طریقہ سے پیشاب باہر نہ آ سکے جیسا
 پاخانہ سے فراغت پائے تو آسن مار کر بیٹھ جائے اور چار گھڑی تک
 پیشاب نہ کرے اس عمل سے انسان کے زور و قوت میں سیدھا اضافہ
 ہو جاتا ہے۔ مگر اس عمل کو مشاقوں سے سیکھنا اور ایک جانتے والے
 سے دریافت کرنا ضروری ہے خود نہیں ہو سکتا۔

دوسرا طریقہ

ہر وقت یہ خیال رکھے کہ سانس کو نہایت آہستگی سے کھینچ کر چھوڑ دیا جائے
 اور ہر وقت اس عمل میں مشغول رہے۔ چھ مہینے کے بعد اُسکی فینہ جاتی رہے گی
 اور اگر فینہ آئے گی تب بھی اُس میں بیداری کی صفت موجود رہے گی۔
 یعنی سوتے میں بھی وہ ہر بات کو سمجھے گا۔ اور جو کچھ اس عالم میں سنے گا
 وہ بات اُسکو یاد رہے گی۔ اسکی طبیعت سے حرص و ہوا آشوب و غصہ کی
 خواہشات دور ہو جائیں گی ہر وقت خوش و خرم رہے گا۔

دوسرا طریقہ

کھانے سے پہلے اتنا پانی پیے کہ پیاس سے زیادہ ہو جب خوب
 لہ رنگ آئیں گے چمچ ہے۔

۶۴ علم الانفاس
 پانی چمکے تو دونوں ہاتھ بند کرے اور وہ پانی آہستہ آہستہ ڈکار کے طریقہ پر گرتا
 رہے۔ مگر یہ چونکہ جلدی کے واسطے دشوار ہے۔ اس لئے اُسکو یہ چاہئے کہ
 وہ حلق کے کونے پر انگوٹھا رکھ کر منہ کی راہ سے پانی نکالے ایک مہینہ تک
 اس عمل کے کرنے سے کوئی مرض نہیں پیدا نہ ہوگا۔ یہ عمل مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

ایک سفید کپڑے نیم کہنے کی بنیے جو مقدار میں ۱۶ ہاتھ لمبی ہو اور
 چار انگلی چوڑی ہو اُسکو پانی یا گائے کے دودھ میں بھگو کر آہستہ آہستہ
 انگل سے پانچ سات روز اسے کرنے سے عادت ہو جائے گی اور سب کچھ سیکھ جائے گا
 جب بقدر ایک بالشت یا ایک ہاتھ کے باہر رہ جائے تو تھوڑی دیر بعد
 اسکے بعد آہستہ آہستہ اُسکو باہر کی طرف پھینکا شروع کرے جب عادت
 ہو جائے تو ہفتہ میں ایک مرتبہ یہ عمل کرتا رہے تاکہ تمام امراض صفراوی
 اور مٹی مثل پیرانی کھانسی اور باؤ گولہ اور برص وغیرہ کے رفع ہو جائیں گے۔
 نہایت عمدہ اور مجرب ہے۔

دوسرا طریقہ

کچھ سوت سے ایک تین لڑکا لانا گائیں اگر زیادہ لڑکوں کا بھی
 ہو تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ غرض یہ کہ سخت ہو۔ طول میں ڈیرہ بالشت
 ہونا چاہئے۔ پھر اس پر تھوڑا موم گرم کر کے مل دینا چاہئے۔ صبح کی وقت
 جب منہ دھوئے تو پہلے آستہ سیدھے ہاتھ میں ڈالے جب وہ ٹھنڈے
 ہو چکے جائے تو دو چار لحظہ صبر کر کے نکال لے پھر بائیں ہاتھ میں ڈالے

۶۵ علم الانفاس
اور ناکال سے اس طرح چایا ہ تک کرتا رہے اس عمل سے آنکھوں کی تمام بیماریاں
جاتی رہیں گی اور آخر وقت تک بینائی کو کوئی نقصان نہ پہونچے گا۔

دوسرا طریقہ

کھانا کھانے کے بعد کٹے کو صاف کرے اور کھینچے یہ عمل بہت سی
بیماریوں سے بچاتا ہے۔

دوسرا طریقہ

اپنی پیشانی پر نظر جمائے کی عادت ڈالے اس سے انوار ربانی کا
مشاہدہ ہوتا ہے۔

دوسرا طریقہ

پہلے چار انگلی ناک کے سامنے دیکھنے کی عادت ڈالے اور پھر رفتہ رفتہ
پیشانی پر نظر جمائے نور حقیقت کا مشاہدہ کرے گا جو چراغاں یا بجلی کے طور
پر ہو گا۔ صبح کے وقت چار گھنٹے متواتر یہ عمل کرنا آنکھ کے پھولے اور
ناخنہ وغیرہ کو دور کر دیتا ہے۔ اور بینائی اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ دن میں
تارے دیکھ سکتا ہے۔

دوسرا طریقہ

کان ہونٹ آنکھ وغیرہ دروازے جسم کے سبب سے دور کرے اور ایک
خاص نور کے ظہور کا خیال کرے جو کچھ کی طرف سر کے اوپر ہے اور
اندر کے دم کو کانوں کی طرف سے جو دروازہ آسانی سے جاتے ہیں،
کھینچے۔ اسی وقت دس آوازیں سنائی دیں گی۔ آواز زبور بھونر سیاہ۔

کنٹھ۔ بائسری۔ نقارہ۔ بین۔ گرج۔ سنگھ۔ دریا۔ کرنا۔ جھانچھ۔ اور چھ مہینہ
تک یہ عمل کرنے سے الہام فیہی کا دروازہ دل پر کھل جائے گا۔

دوسرا طریقہ

چاندنی یا دھوپ میں جب آفتاب طلوع ہوتا ہو۔ یا چراغ کی روشنی
میں پانچ ساعت کھڑا ہو کر سر جھکا کر اپنے سایہ پر نظر جماتا رہے چند
روز میں اس عمل کی برکت سے اپنے عکس کو جو ہوا میں عکوس ہے
دیکھے گا۔ چھ سات ماہ تک دیکھنے کے بعد اُس سے جو حالات دریافت
کرے گا وہ جواب دیگا۔ اور آئندہ اور غیب کی خبریں بتائے گا اگر چند روز
تک آئینہ زجاجی میں اسی طرح کچھ دیر تک اپنے عکس پر نظر جمائے رہے
تو سات آٹھ ماہ میں یہی صورت پیدا ہوگی۔

دوسرا عمل

ہر وقت باور پائٹن پر کہ ناف سے اوپر حرکت کرتی رہتی ہے اور وہ
جگہ عبور مٹی کی ہے اپنا خیال جمائے رکھے تو اُس کی مٹی اُسکے اختیار
میں آجائے گی اور اس کے بغیر خواہش کبھی اُس کو انزال نہ ہوگا آنکھوں
کی روشنی بڑھتی جائے گی۔

دوسرا عمل

چاہیے کہ دونوں بھوؤں پر نظر جمائے اور جب تک کوئی نور چراغ
کی طرح دکھائی نہ دے اُس وقت تک اپنے آپ کو کسی دوسرے
سے ایک ہوا سے جو ناف سے اوپر رہتی ہے۔

۶۷ علم الانفاس
کام میں مشغول نہ کرے۔ جوگیوں کے یہاں یہ ریاضت کا پہلا درجہ قرار دیا گیا ہے۔

دوسرا عمل

اسی طرح رفتہ رفتہ سہولت کے ساتھ آٹھ لمبی بھاتی کے نیچے جہاں دل کا مقام ہے دیکھنا شروع کرے اور خوب نگاہ جانے کی عادت ڈالے اس سے انوار دیکھنے کا مشاہدہ ہوگا اور اس قدر نور دکھائی دے گا کہ چاہے تو سوئی میں تانکا پردے کے گا۔

دوسرا عمل

پیکھناں جو ناف کے نیچے ایک بڑی رگ ہے اور مریضین کامل اُس کو جانتے ہیں۔ اُس کا سٹھ نیچے کی طرف ہے۔ اُس کو رفتہ رفتہ پھیر کر پچھ گناٹھی کی طرف لائے تاکہ آبان اور بران کا راستہ صاف ہو جائے اور دونوں طرف کے دو پہ چکی کے پاٹوں کی طرح پھرنے لگیں اور کرۂ باد ناف کے نیچے آئے تاکہ وہ مغل جو بول و براز سے باقی رہ جاتا ہے نکل جائے اور باطن صحت مند رہے مگر یہ عمل بغیر کسی کامل کے بتائے ہوئے نہ ہو سکتا ہے نہ کرنا چاہیئے البتہ جب ابھی طرح اس پر عامل ہو جائے تو یہ عمل کرنا شروع کرے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے ٹاکر ٹھٹھ میں ڈالے اور دم کشی کرے اس سے عمدہ کی غلاظت جو سندرہ بالاعلیٰ کے بعد باقی رہے گی وہ بھی جل جائے گی اور آدمی پاک و صاف ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

سٹھ بند کرے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے سانس لے کر قہراً مکین ہو جس دم کرے اور اُٹھے نیتھ سے بہ سہولت دم کو چھوڑتا جائے اس عمل سے کھٹ اور ملغم اور صفراء دور ہوں گے۔ کچھ حرارت بڑھ جائے گی مگر وہ کوئی نقصان نہ کرے گی۔

دوسرا عمل

سید سے نیتھ سے سانس کھا بہتہ بہتہ کھینچ کر جس دم کرے اور پھر آہستہ آہستہ اُٹھے نیتھ سے چھوڑ دے۔ اس سے تمام امراض مشکم باؤ گولہ۔ ریاح۔ اور نزلہ کے امراض اور زیادہ بھوک پیاس گنت رشح ہو جائے گا۔

دوسرا عمل

سنان باد جو ایک قسم کی ہوا یا روح ہے اور حرارت غریزی جسم کے پاس وہ رہتی ہے۔ اس کو قوت خیال سے اوپر کی طرف اٹھائے اور اپنی پیشانی پر نظر رکھے۔ جو کوئی اکٹھ ماہ تک اس طریقہ سے مداومت کرے اُس کے آئینہ دل پر غفلت کا زنگ نہ لگے گا۔ باد غلیظ کے عدم اخراج پر اُس کو قدرت ہوگی اور زیادہ سے زیادہ فوائد اُس کو حاصل ہوں گے۔

دوسرا عمل

ایک سلامی جیت کی بتائے یا مور کا پرے لیا جائے اور اُس کو

صاف کر کے بھر بارہ انگلی کے لئے اور رات کے وقت اچیل کی طرف سے نائزہ میں ڈالے اور آٹھ روز تک عورت سے قربت نہ کرے۔ حیض وقت کرگ سیونی میں جو انشیں کے نیچے ہے پونچھے بھر ایک ایسی سلاخی چاچا یا جست کی بنوائی جائے جو اندر سے خالی ہو اور نگی کی صورت میں ہو اور وہ اچیل کے اندر ڈالے مگر بیٹھک ایسی ہونی چاہیے جیسے کہ پشایاب کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ اچیل میں نگی مذکور ڈال کر آہستہ آہستہ پھونکے تاکہ اسکی مداومت سے چھ ماہ بعد وہ ہواخانہ شہوت میں جو رگ چپ کے متصل ہے اثر کرے اور اس میں یہ تقویت پیدا ہو جائے کہ آب منی کو انزال سے پہنچے کھینچے۔ مگر یہ عمل مہینہ کنواریا یا حیض سے شروع کرنا چاہیے اور ابتدائے کشش منی سے چھ ماہ اس نسخہ تہریکہ استعمال رکھے تخم کا ہوا ایک ناشہ دھنیا پانچ ناشہ مصری دو ناشہ ان کو خوب گھوٹ کر پی لیا کرے۔ دو سال کے بعد پانی منی اور دودھ منی خواہش کے مطابق نائزہ کی راہ سے کھینچ سکے گا۔ اور اگر بارہ سال تک اس عرق سے آب منی کے کھینچنے کی عادت رکھے۔ اور کثیف غذاؤں سے بچتا رہے اور غذائیں نرم اور چرب چینی استعمال کرتا رہے اس قسم کی مقوی دواؤں کا استعمال رکھے۔ گیہوں کی روٹی۔ ہارک چانول۔ مونگ ماش کی دالیں گائے کا دودھ۔ گائے کا کھن۔ گائے کا گھی۔ بھینس کا کھن۔ مصری اور اس قسم کی چیزوں سے احتراز کرے۔ آنوہ۔ سونٹھ۔ ہر۔ پرول۔ اورک پان۔ چرنہ۔ رکھنی سپاری۔ سیوہ عمدہ عمدہ کھائے الاچنی استعمال کرتا رہے

علم الانفس
اور دوسرے عمل مثلاً پیٹ کا صاف کرنا۔ آنکھوں کی روشنی کا عمل وغیرہ جو کچھ گئے ہیں۔ تو آب منی اس عمل کی مداومت سے برکت کی طرح جو جائیگا اور نور اسکے چہرہ سے ظاہر ہوگا۔ مگر سے ہوئے و انت پھر نکل آئیں گے۔ سفید بال پھر سیاہ ہو جائیں گے۔ اور تمام عالموں کی سیر کر سکے گا۔ تلوار کا ترسم بندوق کی گولی اور گرز اور تیر اسکے بدن پر کارگر نہ ہوں گے۔ دریا میں نہ ڈوبے گا۔ آگ کی حرارت کا اسپر اثر نہ ہوگا۔ اور غذا کھاتے رہے اور اس عمل کو ترک نہ کرنے سے ہیشہ اس کا چہرہ سُرخ اور چھڑیوں سے پاک رہے گا۔

دوسرا عمل

جو شخص کہ رات کے وقت سنگھ مسن منی اُٹا قدم سیدھے تلوے کے نیچے اور سیدھا قدم اُٹے کے نیچے کرے بیٹھے۔ یا اور اسی طرح جیسے ہی چاہے اور پانچ سو دفعہ گن کر ابان باؤ کو جو حصہ زیریں میں اور بقول بعض بزرگے پاس ہے زور سے اوپر کھینچے۔ اور کچھ دیر ضبط کرے اور اس طریقہ سے دس مہینے تک کرتا رہے تو آب منی کے کھینچنے کی اس کو مہارت حاصل ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد جو عملیات دوسرے ہیں وہ اسپر آسان ہو جائیں گے۔ خصوصیت سے اسکے بعد نگی والا عمل کرنا آسان ہوگا۔

دوسرا عمل

سانس ناک کے ذریعہ سے کھینچنے کی عادت ڈالے اور اسی طرح تھنہ کے ذریعہ سے باہر لائے بلکہ بہتر ہے کہ سیدھے سے باہر کا سانس

اندھ لے جائے اور اندر سے باہر لائے تو اُسے سے چھوڑے۔ اس عمل سے کٹھنی رگ جو سانپ کی صورت میں انسان کے جسم میں ہے وہ جاگ جائے گی۔ اس عمل کے کرنے والے کو چاہیے کہ جب مباشرت کرے اور منی نکلنے کے قریب ہو تو غلغلہ ہو جائے اور اسے مار کر ٹھیکہ جائے۔ اپنی پیشانی کی طرف دیکھے اور سیدھی طرف سے دم کشی شروع کرے تاکہ منی پھر اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کو باخوری ہے پیشاب کے وقت ریاخ کو روکے۔ کبھی کبھی نائزہ کی راہ سے دم کشی کرتا رہے اور کبھی کبھی اسی راستہ سے سانس بھی نکالتا رہے اور پھر سیدھی کر ڈٹ سو جائے اس عمل کا کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

دوسرا عمل

ایسا پاؤں تھکے نیچے رکھے اور سیدھی بائیںک بھیلادے اور دونوں گھٹنے زمین سے لگائے رہے اُس وقت یہ تین عمل کرے۔

دروازہ زیریں کو اس سے سدود کر کے اپان کو ادبکی طرف کھینچے اس عمل سے بدن کی تمام آلائش فضول جلیاتی ہے۔

گردن جھکا کر ٹھوڑی گٹھے کے نیچے رکھے اور دم نائف سے اوپر کھینچے اس عمل سے ٹرے پاجا کر جوانی واپس آتی ہے۔

ٹھوڑی جھکا کر دل کے قریب لائے اور سانس کو روک روک کر چھوڑے دل اور جسم کے تمام عہدہ عہدہ مقامات کی

یکر کرے گا۔ <https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

دوسرا عمل

اُسے پاؤں کی اٹری کو انشیں کے نیچے رکھے اور اٹری طرف سے دم کشی کر کے آہستہ آہستہ سیدھی طرف سے سانس چھوڑتا جائے۔ کچھ دیر عمل کر کے اور پھر سیدھی طرف سے سانس لے کر بائیںک گھٹنے سے چھوڑے۔ اس عمل سے زندگی نہایت تندرستی کے ساتھ گزرتی ہے۔

دوسرا عمل

اُسے قدم کی اٹری سیونی رگ پر رکھے جو انشیں کے نیچے ہے اور سیدھی پاؤں کی اٹری اُلت پر رکھ کر ٹھیکہ۔ اور گردن کو درست رکھے جو کوئی اس قسم کے ٹھیکے کی عادت ڈالے گا۔ منی پر اُسکو اختیار حاصل ہوگا۔

دوسرا عمل

اُسے قدم کی اٹری انشیں کے نیچے رکھے اور سیدھی پاؤں گھٹنے بائیں گھٹنے پر رکھے اور ٹھیکے اس عمل سے ہاضمہ درست رہتا ہے۔

دوسرا عمل

اُسے قدم کی اٹری فوطوں کے نیچے سیونی رگ پر جس کا کئی مرتبہ ذکر ہو چکا ہے رکھ کر سیدھا پاؤں اُسے زانو پر رکھے۔ اس صورت میں اُسے ہاتھ کا انگوٹھا اور سبابہ سیدھے ہاتھ کا دونوں کانوں میں دے کر ٹھیکہ اور ایک مدت تک عمل کرتا رہے اس صورت میں صفراوی اور دموی امراض پیدا نہ ہونگے۔

سیدھا پانوں اٹھی ران پر اور اٹا پانوں سیدھی ران پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اٹے پر اور اٹے کی سیدھے پر رکھے یا پانوں کی انگلیاں اس طرح سے بکڑ کر رکھیں تو اس صورت سے بدن کی شستی اور کاہلی دفع ہوتی ہے۔ یا سیدھے سے اٹے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑے اور ہاتھ کر کے نیچے سے نکال کر لائے اور ٹھوڑی جھکا کر دل کے محاذ میں رکھے۔ اس عمل سے ہمیشہ تندرستی اور بدن کی چستی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

دوسرا عمل

سیدھا پانوں اٹھی ران پر رکھے اور اٹا سیدھی ران پر اور دونوں گھٹنوں کے درمیان سے اپنا ہاتھ سیدھا اور اٹا نکال کر دونوں ہتھیلیاں ملائے اور اپنی پیشانی اُن پر رکھے اس عمل سے کوئی مرض بلقی یا سوداوی پیدا نہ ہوگا۔

دوسرا عمل

جیسے ضرورت سے فراغت کرنے کے بعد اپنے سیدھے پانوں کا انگوٹھا پکڑ کر رکھیں اور کان تک مثل کمان کے لے جائے تمام امراض مثل بواسیر، جھکندہ وغیرہ دفع ہو جائیں گے۔

پرانا یا م کا بیتان

مراضان مہند نے چھ چیزیں سالک کے لئے ضروری قرار دی ہیں

ایک پر تیا یا م راس کے منی یہ ہیں کہ دل کو حواس ظاہری یعنی سُننے۔ چھونے۔ چکھنے۔ سو گھننے۔ دیکھنے سے باز رکھے اور ان راہوں کی طرف نہ چلنے دے۔ مثلاً برسی بات کا سُنا نا، پاک شے کا چھونا نا، اجائز چیز کا چکھنا۔ برسی خوشبو بدبو سو گھننا۔ جن باتوں کا دیکھنا برا ہو ان کو دیکھنا ایک طریقہ باز رکھنے کا یہ بھی مقرر کیا ہے کہ دل جس شے کی طرف رغبت کرے اُسکو اس خواہش سے نہ روکا جائے اور اتنا اُسکو اس چیز سے سیر کیا جائے کہ اُس کو پھر خود ہی نفرت ہو جائے۔ مثلاً کسی اچھے کھانے کو جی چاہے تو اتنا کھلائے کہ اُسکو بد بھنی ہو اور تے آجائے اور پھر اُسکی رغبت نہ ہو۔ دوسری شرط ذھیان یعنی اپنے خیال کا جمانا۔ تیسری پر تیا م جس سے مراد سانس کا روکنا ہے۔ چوتھے دھارتا جسکے معنی ایک خاص چیز سے دل لگانا۔ پانچویں ترک یعنی وہ دلیل کہ کتب سماوی کے موافق ہو اور اُس سے یقین کا درجہ حاصل ہو۔ چھٹے سما دھ یعنی ایک کیفیت استغراقی جو سانس کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اور روح کو پاک کرنا اس طرح کہ جیسے موزیات میں کھوٹ لایا جاتا ہے اور معدن سے نکال کر اُس کو جلا کر پاک کرتے ہیں۔ اور اُس کی کثافت جلا دیتے ہیں اسی طرح سانس کے روکنے سے حواس کی کثافت جل جاتی ہے۔

جس طرح کہ سلوک کے لئے مندرجہ بالا شرائط ہیں اسی طرح

پرانا یا م کے بھی ظاہری شرائط مقرر کی ہیں۔ ان کا تقدم عامل پرنا یا م

کے واسطے بہت ضروری ہے۔

آول یہ کہ شہر سے باہر ایک حجرہ بنائیں اس قسم کا کہ اس طویل اور عرض اور ارتفاع آدمی کے قد کے مطابق ہو۔ سطح برابر ہو نشیب و فراز اس میں نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ حجرہ کے باہر ایک چوتھرہ عمدہ مکلف بنوایا جائے۔ جس وقت کہ اپنے شغل سے فارغ ہو کرے اس چوتھرہ پر بیٹھا کرے ہرنا یا شیر کی کھال کے فرش پر نشست رکھے۔

تیسرے یہ کہ اس کے گرد اگر طرح طرح کے سیوہ دار درخت لگا دے اور طرح طرح کے پھول دار درخت لگائے۔ اور حوض یا آبیاریانوارہ چھوٹے ہوئے اس کے سامنے نہیا کرے چاروں طرف ایک چار دیواری بنوائے اور اس میں ایک خوبصورت دروازہ لگوائے۔ دروازہ کے باہر ایک کٹوان بنوائے جس کا پانی نالیوں کی راہ سے حوضوں وغیرہ میں آتا رہے۔

مصنف مرآۃ الخصال لکھتا ہے کہ فرقہ جو گیاں خصوصاً کشمیر کے پٹاروں میں پایا جاتا ہے۔ اور وہاں ایک گانڈوں جوگی سہتی کے نام سے موسوم ہے جسے جوگیوں نے آباد کیا ہے۔ اس جگہ ایک بڑا درہ پہاڑ میں واقع ہے۔

اس میں ایک نہایت صاف شفاف نہر جاری ہے وہیں جوگیوں نے ہر طرف سے حجرہ بنائے ہیں اور مع اپنے اہل و عیال کے وہیں رہتے ہیں۔ صرف حکمت انکا آئین ہے۔ ہوا میں اڑتے پانی کی سطح پر چلتے اور ارض جمائی کا ہیرودا وغیرہ کے علاج کرتے ہیں غرض یہ کہ اس قسم کے مکانات

مراضیوں کے واسطے نہایت ضروری ہیں۔

جس نفس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک سانس کا کھینچنا اسکو پورک کہتے ہیں۔ دوسرے سانس کا روکنا اسکو کھینچنا کہتے ہیں۔ تیسرے سانس کو چھوڑنا اسکو رچک کہتے ہیں۔ سانس کے روکنے وقت ذکر کلہ توحید کا کرتا رہے۔ جسے اصطلاح ہنود میں اوم جس نفس کہتے ہیں اور چھوڑنے کا یہ طریقہ ہے کہ سانس کو اندر سے کھینچ کر باہر لائے اور سمجھے کہ ہوا بھوت اکاس سے پیدا ہوئی ہے۔ اور وہی اسکو خود کرتا ہے اور کھینچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ایک فلکی پانی میں ڈالیں اور دوسرے سے پانی کو کھینچیں اسی طرح ہوا کو کھینچ کر اپنے اندر پھیر کرے۔

اگر سانس کو باہر نہ چھوڑے اور نہ اندر کھینچے اور اعضا کو حرکت نہ دے۔ اور جو ہوا اندر پورے سانس کے کھینچ چکا ہے اسکو روکے یہی طریقہ جس نفس کا ہے۔ جو کوئی نابینا کی طرح نہ دیکھے اور بہرے کی طرح نہ سنے افکار کی طرح بحس و حرکت رہے۔ اس وقت اسکو معلوم ہوگا کہ اب میں نہایت آرام سے ہوں۔

اس شغل کے لئے بیٹھنے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی اچھی جگہ جہاں کوئی خوف و ہراس اور ترود و مانگیہ حال نہ ہو اور وہاں کسی قسم کی نجاست نہ ہو ایک برابر جگہ پر گھاس بچھا کر بیٹھے اور نہایت اطمینان سے اپنے گرد حصار کھینچ لے اور سمجھے کہ اتنا دھان جان جانتا میری ہر طرف سے نگہبان ہے۔ چھتھے وقت خواہ مربع بیٹھے۔ خواہ دایاں و مو صطرح کہ اس کو

علم الانفس ۷۷
 تکلیف نہ ہو۔ اپنا منہ شمال کی طرف رکھے اور ایک اُٹھکی سے ناک کا ایک
 ہتھکا بند کرے اور دوسرے ہتھکے سے سانس لے اور پھر دوسرے کو
 بھی بند کرے اور ذکرِ توحید یعنی کلمہ اوم دل میں کتار ہے اور اتنی دیر تک
 روکے کہ اتنی مرتبہ اوم کہہ سکے۔ پھر جب صارت ہو جائے تو جہدِ رجا ہے
 کہے اور سانس چھوڑنے کے وقت سانس کو زاف سے اوپر لے جا کر ناک
 کی راہ سے چھوڑے۔ اور ہرگز نظر اوپر نہ لے جائے نہ نیچے نہ اُدھر اُدھر۔
 بیس و حرکت رہے۔ ان پانچ چیزوں کا ہمیشہ پابند رہے۔ ایک سانس
 کا روکنا دوسرے روکنے کی مقدار۔ تیسرے سانس کے کھینچنے کی حد اور
 چھوڑنے کی حد۔ چوتھے دل کو ایک طرف لگائے رکھنا۔ پانچویں جہدِ استقامت
 کو اور پرم آتا کو ایک سمجھنا۔ جب عمل شروع کرے تو پہلے سانس کو
 استقدر روکے کہ بارہ مرتبہ اوم کہہ سکے۔ ہمیشہ ذاتِ بیچون کا خیال رکھے۔
 خفت۔ غصہ۔ کامی۔ زیادہ سونا۔ زیادہ جاگنا۔ زیادہ کھانا۔ چھوڑ دینا چاہیے
 جو شخص ورزش نہ کرے کو تین مہینہ تک بلا ناکہ کرتا رہے۔ تو خود بخود ہمیں
 ایک حالت پیدا ہوگی کہ اُس کو چوتھے مہینے فرشتے نظر آنے لگیں گے۔
 پانچویں مہینے خود اس میں صفاتِ ملکوتی پیدا ہو جائیں گی۔ چھٹے مہینے
 اُس کی رستگاری ہوگی۔ اور عین ذات میں مل جائے گا۔ ہدایات۔
 خیالی مرشد کامل سے معلوم کرے۔ مشغولی کے خیال وغیرہ سب گرو کے
 بتانے پر منحصر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ بہت مشکل اور زیادہ ہیں۔ لہذا ہم
 ان کا ذکر بیکار سمجھا گیا۔ بعض کا قول ہے کہ ابتدا میں دم کشی سیدھے تھنے

علم الانفس ۷۸
 سے کرنی چاہیے۔ اتنی دیر کہ سولہ مرتبہ اوم کہہ سکے۔ دوسرے جس
 نفس یعنی دونوں ہتھکے بند کر کے ۳۲ مرتبہ ریچک یعنی سانس چھوڑنا
 اتنی دیر کہ آٹھ مرتبہ اوم کہہ سکے جاری رکھے۔ رات دن میں چار مرتبہ
 یہ شغل رکھنا چاہیے۔

پہلے پورک کینہک۔ ریچک تینوں اوم کے سولہ مرتبہ دل میں کہنے
 سے شروع کرے۔ دو بارہ پورک تیس مرتبہ اوم سے۔ تیسری مرتبہ
 چونسٹھ دفعہ ورد کرنے سے۔ اور چاہیے کہ ابتدائے شغل میں ان چیزوں
 سے بچتا رہے۔ آگ کے پاس نہ جائے صبح دم ٹھنڈے پانی سے غسل
 نہ کرنے۔ دھوپ سے بچے۔ عورت سے صحبت نہ کرے۔ ناکہ نہ کرے۔
 زیادہ نہ سوئے۔ زیادہ نہ جاگے۔

دم کھینچنے سے پہلے جانِ دھر بند کرے اور اس کے بعد سانس کو روکے
 تھوڑی دیر کہ گھلے میں لگائے رکھے اور گھلے کی کشش کرے۔

بادِ زبان کو ضبط کرے اور بغیر ضرورت کے کوئی بات زبان سے
 نہ نکالے کیونکہ اسی سے تمام برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور زبان کو
 تالو کے نیچے لٹکائے رہے۔ ہاتھ کے دونوں انگلیں ملا کر منہ میں
 ڈالے اور دم کشی کرے۔ کیونکہ اس سے معدہ کی غلاظت جو اور
 اعمال کے بعد باقی رہی ہو وہ جاتی رہے گی۔ پہلے جانِ دھر بند کرے۔
 اور اس کے بعد سانس چھوڑے۔ اس سے گلِ نیلوفر کی طرح پانی
 میں تیرنے کی قدرت پیدا ہو جائے گی۔

منہ بند کرے اور دونوں نکتوں سے دم آہستہ آہستہ کھینچے اور اپنے مقصد کے موافق سانس روکے اور اپنے اُٹے نچنے سے آہستہ آہستہ چھوڑ دے۔ اس عمل سے پت اور لہجہ وغیرہ دور ہو جائیں گے کچھ حرارت بڑھے گی۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ چلتے پھرتے کھڑے بیٹھے مگر ہر طرح یہ عمل کیا جاسکتا ہے پھینک اور جاہلی وغیرہ کو روکتا ہے۔

اور بالآخر وہ ہوا جو گے میں ہے اسکو کھینچ کر سانس کو روکے اسکی راہ سے باؤگولہ اور زلہ زیادہ بھوک پیاس رفع ہو جائیگی۔

ناف کے نیچے ایک آواز جھورے کی طرح پیدا ہوگی اس جگہ سے اُسے اور پر کی حرکت کھینچے۔ یہ مرشد کامل سے معلوم ہوگی۔

مشق بڑھا کر سانس کے کھینچنے اور چھوڑنے کا شغل چھوڑ کر سانس روکے اپنے دل کو کثرت اشغال دنیوی سے علیحدہ کر کے اسقدر اوقات حقیقت

میں گم کرے کہ محو ہو جائے سردی اور گرمی۔ ذمّت اور قریف۔ خواب اور بیداری۔ خوشی اور رنج۔ ظلم اور احسان۔ بھوک اور پیاس۔ آدمی، اور حیوان۔ برہمن، ویش، پھتری۔ موت اور زندگی۔ ہندو مسلمان دوست

و دشمن سب اُسکے لئے یکساں ہو جائیں گے۔

چند امور جو اہل ریاضت کیلئے خصوصاً ضروری ہیں

اول یہ کہ بعد ضرورت ہر شخص کی حاجت روانی کرتا رہے۔ ممکن ہو تو مفلسوں کو مالی امداد پہنچائے۔

دوسرے یہ کہ اپنی قسمت پر قانع رہے۔ پتھر اور سونے کو کیسا تصور کرے۔ اور دنیاوی حرص کو دل سے دور کر دے کیونکہ اس سے سالک حقیقت کو بڑے بڑے نقصان پہنچتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ کسی کے لئے بُرائی کا خواہاں نہ ہو کیونکہ زمانہ متقلب ہے ممکن ہے کہ نتیجہ اسکے خلاف پیدا ہو۔ نافع خونریزی نہ کرے اور کسی سے سختی سے کلام نہ کرے۔

چوتھے یہ کہ اپنے آپ کو بردبار بنانے کی کوشش کرے مگر کوئی ترش ہو کر بات کرے تو حتی الامکان اس سے بھی شیریں کلامی سے کام لے۔ اپنی معرفت اور حق شناسی کا لوگوں کے سامنے فخر یہ تذکرہ نہ کرتا پھرے۔ اور دنیا کے انکار اور طعنوں کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

پانچویں یہ کہ حسد نہ کرے اور کبھی کسی کو دیکھ کر نہ جھلے۔ چھٹے یہ کہ عورتوں کے نہ اوصاف سنے، نہ اُن کی صحبت رکھے نہ اُن کا ذکر کرے۔ نہ دیکھے۔ نہ کلام کرے۔ نہ سنے۔ نہ جماع کرے یہ خفیہ باتیں ہیں۔ چوری اور غیبت سے بچے۔ بیچ بولنے کی عادت ڈالے۔

ساتویں یہ کہ خدا کو ہر جگہ موجود سمجھے۔ اور ہر چیز کو اسی کا ظہور جانے۔ غصہ اور درشتی چھوڑ دے۔ اپنے آپ کو سب سے کم جانے۔ جوارادے

دل میں ہیں اُن کے پور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور خطرہ کو ہرگز دل میں براہ نہ دے۔

آٹھویں کسی سے محبت نہ کرے۔ اور ہمیشہ تجرد اور تنہائی اختیار کرے۔

۸۱
 نورین یہ کہ اپنے مرشد کے احکام بجالانے میں مستعد رہے اور کجاں دل
 اس میں کوشش کرے۔ عالم ظاہر کو دروغ محض سمجھے ہر کسی سے
 گفتگو نہ کرے۔

دوسری تسلیم اور توکل اپنا شیوہ کرے موت سے نہ ڈرے۔
 گیارہویں یہ کہ پہلے بزرگوں کے کشف و کرامات کا ہمیشہ دل سے
 مستعد رہے۔ ہمیشہ پاک صاف رہے۔ ہمیشہ اہل علم کی خدمات میں
 مصروف رہے۔ اور اپنے بھید کو نا محرموں سے بلکہ سب سے چھپائے۔
 بارہویں یہ کہ ہمیشہ اتنا کھانا کھائے کہ بھوکا رہ جائے۔
 تیرہویں یہ کہ ہر وقت زبان اور دل سے خالق حقیقی کی یاد رکھے۔

جسم کی ہواؤں کا بیان

حکماء ہند نے ہوا جو جسم میں ہے اس کی چار اسی قسمیں لکھی
 ہیں مگر ہم چند کا بیان کرتے ہیں جن سے اکثر علم کے سیکھنے والوں
 کو کام پڑتا ہے۔

بیان۔ یہ ایک ہوا ہے جو تمام جسم میں ساری ہے۔ اس کا کام
 یہ ہے کہ ضرورت کے وقت تمام اعضا کی مدد کرتی ہے اور انکو جنبش
 دیتی ہے۔ مقصد کی راہ سے اوپر چڑھتی ہے۔

اووان۔ یہ گگے میں رہتی ہے اور سانس کو دروازہ بن گاتی ہے۔

پہرمان۔ اس کا دل کے روبرو مقام ہے اور منہ سے گفتگو اسی

۸۲
 علم الانفس
 کے ذریعہ سے کی جاتی ہے اور ذات سے اُم اذماغ تک پہنچتی ہے
 اور تیز ہوا کی طرح ہے حرارت غریزی اسی کے ذریعہ سے روشن رہتی
 ہے اور اپنی جگہ سے جھپیس اگلے اخراج کرتی ہے اس کے بعد پھر واپس
 آتی ہے اور چار اگلے منقطع ہو جاتی ہے اور عمر کو کم کرتی ہے۔

ایان۔ یہ پاخانہ کے مقام میں رہتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ
 کثیف غذا کو جسم سے باہر نکال دیتی ہے۔

کورم۔ یہ پتھروں میں رہتی ہے اور کلیں اسی کے ذریعہ سے بنتی ہیں۔
 کرکل۔ دونوں بھوؤں کے درمیان میں رہتی ہے۔ چھینک اسی
 کے ذریعہ سے آتی ہے۔

سمان۔ حرارت غریزی کے متصل رہتی ہے۔ اس کا کام یہ ہے
 کہ غذا کو ظاہر سے باطن کی طرف جذب کرتی ہے۔

دیووت۔ یہ تالو میں رہتی ہے۔ یہیں آب حیات کا چشمہ بنا گیا
 ہے۔ اور چھینک اسی کے سبب سے آتی ہے۔

دستہجے۔ تمام بدن میں ساری رہتی ہے اور مرنے کے بعد جسم
 اسی سے بھوتا ہے۔

ناک۔ یہ قدموں میں رہتی ہے اور حرکت اسی سے ہوتی ہے۔
 پران باد کا رنگ یا قوتی بیان کیا گیا ہے۔ ایان باد جس کے

معلق بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پران باد میں رہتی ہے برہمہوٹی
 کی طرح رنگ ہے اور سمان باد جو ایان کے درمیان رہتی ہے اس کا

۸۳ علم الانحاس
گکے کے دو دھکی طرح رنگ ہے اور اداں بید جوان بادیں رستی ہے
صندلی رنگ کی ہے۔ اور بیان باد کارنگ آگ کے شعلے کی طرح ہے
مقعد سے منہا کے سینہ یا ابتداے گلو تک کہ بمقدار تیس انگل کا فاصلہ ہے
پران باد انھیں کے درمیان ہے جو آتما اسی میں ہے۔ کیونکہ اسی جیو آتما
کو پران یا نفس کہتے ہیں۔ جیو آتما اس کو حرکت دیتی ہے۔ اکیس ہزار
اور چھ سو مرتبہ پران باد کو حرکت ہوتی ہے۔ اور اسی قدر حرکت
آپان باد اور اسی قدر اداں اور سماں باد اور بیان باد کو ہوتی
ہے۔ اور دوسری ہواؤں کی حرکتیں جوان ہواؤں کی وجہ سے
دوسرے اعضا میں متحرک ہوتی ہیں اُن کو ملا کر ایک لاکھ تیرہ ہزار
ایک سو اسی مرتبہ ان ہواؤں کو جسم میں ایک شبانہ روز میں حرکت
ہوتی ہے۔

شگون کا بیان

اگر سورج غروب ہونے کے بعد یارات کے پہلے پہر میں کالبت
تندرستی چھینک آئے تو حکمائے ہند کے نزدیک یہ سفر دراز پر وال
ہے۔ اگر مغرب کے وقت آئے تو بہت بُری ہے۔ اگر شمال مشرق
کے سفر کے وقت آئے تو کسی دوست کو نقصان پہونچے۔ مشرق
کی طرف فائدہ مند ہے۔
اگر کوئی شخص کسی جگہ کا سفر کرتا ہو اور جاتے وقت گکے کو

۸۴ علم الانحاس
دیکھے کہ اپنے بچہ کو دو دھ پلا رہی ہے۔ یا کوئی لڑکی نابالغ یا کوئی
شوہر دار عورت زرد برق عمدہ لباس پہنے اور لڑکا گور میں لئے یا
کوئی پنہاری سامنے آئے یا کسی باجہ کی آواز سنے۔ یا دہی یا گوسٹے
دھکائے ہوئے۔ یا چاندی مونگا۔ موتی۔ اور مردارید اور اکیٹہ۔ ہاتھی
بغیر فیلیان اور گھوڑا زین کشیدہ۔ کنول کا پھول اور کوئی دودھیا سر پر
سہرا لگائے۔ یا گاتا ہوا۔ یا طبلہ بجاتا ہو کوئی آدمی سے یا کوئی عرب
قشقہ پھینچے ہوئے سامنے آئے۔ یا کپڑا دھلا ہوا سامنے آئے تو
بہت اچھا ہے۔

چلتے وقت اگر کوئی صیاد کا لاکل اور بھے ہوئے نظر آئے یا کوئی
جڑی یا قندر۔ سنار لہار۔ بڑھئی تیشہ یا اوزار سے دکھائی دے اور
پنیر یا نمک۔ کپاس اور مٹھا اور سوکھی گھاس۔ خالی گھڑا یا کوئی شخص
تے کر تاد دکھائی دے تو یہ شگون بد ہے۔

اگر کوئی گھوڑا اپنے سیدھے سمت سے زمین کھوتا ہو یا اپنا سیدھا
ہاتھ کھچتا ہو اسے تو بہتر ہے۔ اور اگر لٹا ہاتھ کھچتا یا اسے پانوں سے
زمین کھوتا ہو اسے تو بُرا ہے۔

اگر مسافر کے سیدھی طرف گھوڑا ہنٹنٹا ہے یا اپنے سیدھے حصہ
جسم کو اپنے منہ سے کھچتا ہو یا پاجائے تو یہ نہایت بہتر شگون ہے۔
اگر ہرن کا لالٹنی طرف سے آئے اور سیدھی طرف کو چلا جائے
تو بہتر شگون ہے ورنہ بُرا ہے۔ اگر سیاہ ہرن اپنے سمت زمین پر مارتا ہو

حاکم لوٹ مار کرے گا۔ رات کے پہلے پہر میں اگر شمال و مشرق سے آواز آئے تو کوئی چیز گم ہو جائے گی۔ یا وہاں کا حاکم مرجائیگا۔ یا کوئی مہمان آئے گا۔ یا کوئی خوف ناگہانی پیدا ہوگا۔ اگر شمال سے رات کے پہلے پہر میں آواز آئے تو کوئی چیز گم ہوگی۔ یا تجارت میں کوئی نفع ہوگا یا کوئی ساتھی مر جائے گا۔ یا ماں مر جائے گی۔ اگر مغرب اور شمال سے آواز آئے تو بیوی کی موت کی نشانی ہے۔ یا کوئی عمدہ خبر سنے کا یا خاندان میں سے کوئی مر جائے گا۔ اگر مغرب سے حسب مندرجہ بالا وقت میں آواز آئے تو بارش ہوگی۔ یا حاکم مر جائے گا۔ یا کسی محبوب سے ملاقات ہوگی۔ یا حاکم کو کوئی اور بڑا درجہ ملے گا۔ مشرق اور جنوب کا آواز آئے تو ماں یا باپ کو کوئی آزار پہنچے گا۔ یا لڑکا پیدا ہوگا۔ یا کوئی چار یا پھر بیگ خاندان میں کوئی اندھا ہو جائیگا۔ یا سفر ہوگا۔ یا سفر سے واپسی ہوگی۔

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>

تکون کا عام قاعدہ

اگر شنبہ کے دن جب کہ سفر کے لئے گھر سے نکلے اور پہلے کوئی مرد خوا یا عورتی رنگ سیاہ سامنے آئے تو بہتر ہے۔ عورت یا پرندہ مردانہ آواز آئے یا سُرخ رنگ دکھائی دے تو بُرا ہے۔
یکشنبہ کے دن کوئی بچہ یا سنترکاری یا سُرخ رنگ دکھائی دے تو بُرا ہے۔

دوشنبہ کو سفر کے وقت گھر سے نکلکر اگر مرد ضعیف۔ یا کپڑا کاغذ

علم الانفاس
یا رنگ سفید نظر آئے تو بہتر ہے۔ بُرا ہے۔ یا عشرت الارض میں سے کوئی کپڑا یا نیلا رنگ نظر آئے تو بُرا ہے۔

منگل کے دن کوئی مرد نوجوان یا پرند سیاہ یا بھورا یا بھورا رنگ نظر آئے تو بہتر ہے۔ ناخاندانی یا کتا۔ یا بندر یا زرد رنگ دکھائی دے تو خُش ہے۔
بدھ کو اگر کوئی عالم یا کھٹے پڑھنے کا سامان یا خاکی رنگ دکھائی دے تو سعد ہے۔ اور کوئی جاہل عورت۔ یا پرند وحشی یا کالا رنگ سامنے آئے تو خُش ہے۔

جمعرات کو کوئی مروتہ سن رسیدہ یا چوپایہ۔ یا زرد رنگ نظر آئے تو بہتر ہے۔ عورت نوجوان یا پرند یا اووارنگ بُرا ہے۔
جمعہ کو نابالغ خوبصورت لڑکی یا جانور چمکیلا رنگ اچھا ہے۔ آوارہ لڑکا کوئی موندی جانور خاکی رنگ بُرا سمجھنا چاہیے۔

الحمد للہ کہ یہ نایاب اور نادر سالہ علم الانفاس جس میں عجیب و غریب اسرار و رموز، سائنسوں (علم سرور) کے بیان ہوئے ہیں! راولپنڈی نامی نشی تو کشور لکھنؤ میں باہر پریشی ۱۹۴۷ء عہدِ اہتمام کیسی رہ اس سٹیج سپر شینڈل طبع و شائع ہوا۔ امید کہ شائقین ملاحظہ فرما کر فائدہ اٹھائیگی۔

<https://www.facebook.com/AlHamdDwakhana>



حکیم حاجی علی ضیاء صابری

- فاضل طب و الجراحت ● رجسٹرڈ میڈیکل کونسل قارئین حکومت پاکستان
- فاضل قانون نظریہ مفرد اعضاء ● سابقہ فزیشن قرشی ہیلتھ سروس لاہور

0301-6914588

الحمد دواخانہ

386۔ فاطمہ جناح روڈ تلیانوالہ محلہ ساہیوال

